کوئی تو ہے جس نے کل جہاں بنایا
یہ آنکھیں یہ دل یہ دماغ یہ دہاں بنایا
وہ کوئی اور نہیں ذات باری ہے سلام
جس نے یہ شجر یہ حجر یہ ندی یہ دریا بنایا

دل کے احساسات
بشکل رباعی

کلام

سلام لاجپوری
حال مقیم، لندن

شاعری میں ہوتی ایک یہ بھی خوبی ہے
آجاتی اس سے بات سمجھ بخوبی ہے

(سلام لاجپوری)

شاعری ویسے ہی نہیں آئی ہے
استاذ سے خوب ڈانٹ کھائی ہے
تب جاکر کر سکا ہوں پیش
آپ کے حضور یہ رباعی ہے

(سلام لاجپوری)

نام کتاب۔دل کے احساسات بشکل رباعی

کلام۔عبدالسلام ابراہیم مارویا، لاجپوری

خادم۔مسجد قبا، اسٹامفورڈہل، لندن

تخلص۔سلام، لاجپوری

صفحات۔۲۲۴

تعداد۔۵۰۰

طباعت۔

ناشر۔مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلّہ، لاجپور، ضلع سورت، گجرات

کتاب ملنے کا پتہ

(۱) مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلّہ، لاجپور، سورت

(۲) مدرسہ اسلامیہ صوفی باغ، سورت

(۳) مولانا عبداللہ انصاری، موبائل 9898926717

(۴) صالح کتاب سینٹر، نوساری، موبائل:9824741280

(۵) عبدالسلام لاجپوری، لندن، موبائل:07877937731

ضروری باتیں

احقر کو بچپن سے ایسی شاعری کا جس میں کوئی خاص سبق دیا گیا ہو پڑھنے زبانی یاد کرنے اور ڈائری میں محفوظ کرنے کا شوق رہا ہے، وقت کے ساتھ یہ شوق پروان چڑھتا گیا، مختلف شعراء کو پڑھنے کا موقع ملا، پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ خود بھی اس میدان میں زور آزمائی کی، اسی کا ایک مجموعہ (تعداد ۳۸۸) آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔

شاعری ویسے ہی نہیں آئی ہے
استاذ سے خوب ڈانٹ کھائی ہے
تب جا کے کر سکا ہوں پیش
آپ کے حضور یہ رباعی ہے

(سلام لاجپوری)

شاعری کی ایک قسم ہے رباعی، رباعی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی چار کے ہیں، رباعی کی جمع رباعیات ہے، شاعرانہ مضمون میں رباعی اس صنف کا نام ہے جس میں چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے، رباعی کا وزن مخصوص ہے، پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے میں قافیہ لانا ضروری ہے، تیسرے مصرعے میں اگر قافیہ لایا جائے تو کوئی عیب نہیں، اس کے موضوعات مقرر نہیں، اردو فارسی کے شعراء نے ہر نوع کے خیال کو اس میں سمویا ہے، رباعی کے آخری دو مصرعوں خاص کر چوتھے مصرع پر ساری رباعی کا حسن واثر اور زور کا انحصار ہے، رباعی کا موجد فارسی شاعر ابوالحسن رودکی

کو مانا جاتا ہے (ویکیپیڈ یا بتغیر)

ویسے رباعی کو ترانہ اور دو بیتی بھی کہا جاتا ہے، بیت کے معنی شعر کے ہیں، دو بیت یا چار مصرعے والی نظم کو رباعی کہتے ہیں، رباعی کسی نہ کسی اوزان میں لکھا جاتا ہے، رباعی کا مشہور وزن لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے، ویسے رباعی کے چوبیس اوزان مقرر ہیں اور ہر مصرعہ مختلف وزن میں بھی ہوسکتا ہے۔

رباعی اور قطعہ کا فرق۔ رباعی ہمیشہ مخصوص اوزان میں کہی جاتی ہے، جبکہ قطعہ کے لئے کوئی وزن مخصوص نہیں، رباعی میں ہمیشہ مطلع موجود ہوتا ہے، جبکہ قطعہ میں عموماً مطلع نہیں ہوتا، رباعی ہمیشہ دو شعروں پر مشتمل ہوتی ہے، جبکہ قطعہ کے اشعار کی تعداد مقرر نہیں (اصناف ادب)

انسان آخر انسان ہے وہ غلطی سے پاک نہیں ہوسکتا کہتے ہیں کہ insan matr bhool ne patr میری تحریر بھول چوک سے پاک نہیں ہوسکتی اس کا بالکل امکان ہے، غلطی سے پاک صرف خدا کی ذات ہے، اور انبیاء معصوم ہے۔

کون ہے جو خطا سے پاک ہے
وہ تو صرف خدا کی ذات ہے
انسان سے تو سلام غلطی
ہوتی رہتی دن رات ہے

(سلام لاجپوری)

(۱)

مالک سب کا خدا ہے
شان اس کی سب سے جدا ہے
مانگو مدد سدا اسی سے
وہی سب کا مشکل کشا ہے

(۲)

ذکر خدا کی کیا بات ہے
ہوتی اس سے راضی خدا کی ذات ہے
ہے جو عاشقان الٰہی سلام
کرتے وہ یاد خدا دن رات ہے

(۳)

ہے نام خدا کئی سارے

اک سے بڑھ کر ہے اک پیارے

ہے مشہور اک کم سو

جو کرلے یاد ہے وہ خدا کو پیارے

(۴)

ہے خواہش کہ یہ سعادت بھی کمالوں

نبی کے نعت خواں میں نام اپنا لکھالوں

ہے مثل مشہور سنی ہی ہوگی

کٹا کے انگلی شہیدوں میں نام اپنا لکھالوں

(۵)

ہوئے عالم میں جب آپ جلوہ گر
ہونے لگا چرچا آپ کا گھر گھر
گر گئے کسری کے محل کے کنگرے
تھا یہ آپ کی آمد کا اثر

(٦)

تھا لقب امی مگر کیا کہئے
خزانے علم کے بہا دیئے
نبی مرسل کا کیا کہنا سلام
راز کائنات کے سارے بتا دیئے

(۷)

کون یہ راز عیاں کر سکتا ہے
مقام نبی بیاں کر سکتا ہے
ساری دنیا اس کام سے ہے عاجز
یہ کام تو صرف خالق دو جہاں کر سکتا ہے

(۸)

اک عالم جن پہ فدا ہے نام محمد مصطفیٰ ہے
اک سے بڑھ کر اک ان کی ادا ہے
اور ذکر سے ان کے سلام
ہو جاتی معطر ساری فضا ہے

(۹)

ہے کون ایسا جو نبی پہ فدا نہیں
تعریف جتنی بھی کرو ہوتا حق ادا نہیں
کیسے کرے تعریف کا کوئی حق ادا
پاس کسی کے ایسا زور بیاں نہیں

(۱۰)

مل کے سب مسلم یہ کام کرو
آقا کا یہ پیام عام کرو
ملے راہ میں جو بھی مسلم
گفتگو سے پہلے اسے سلام کرو

(۱۱)

نہیں آنا اب کوئی نبی آپ کے بعد ہے
کرتی اس بات کا اعلان خدا کی ذات ہے
ہے جو آپ کی ختم نبوت کا منکر
سلام روز قیامت وہ مستحق عذاب ہے

(۱۲)

خدا کی قدرت کا ہے نمونہ
آپ کا آسماں پہ جانا اور آنا
ہے آقا ہمارے خاتم النبین
تھا خدا کو سب کو یہی بتانا

(۱۳)

جانتے یہ بات مسلم سبھی ہے
آقا ہمارے آخری نبی ہے
آدم سے جو نبوت کا سلسلہ چلا ہے
آپ ہی اس کی آخری کڑی ہے

(۱۴)

دیکھا ہے دنیا نے یہ نظارہ
دیکھ آپ کی انگلی کا اشارہ
چاند ہو گیا یکلخت دو ٹکڑے
سلام ہوگا کتنا حسین وہ نظارہ

(۱۵)

ہو کوئی آپ کے جیسا تو بتانا
مرے نبی پہ فدا ہے سارا زمانہ
دنیا سے گئے ہوا اک زمانہ
ممکن نہیں پھر بھی نقش پا کو مٹانا

(۱۶)

ہے عالم ثنا خوان محمد
سب کی زباں پر ہے نام محمد
ہے گر چاہت رضائے الٰہی کی
تو تھام لیجئے دامان محمد

(۱۷)

اخلاق محمدی سے زمانہ رام ہوا
بولہب پوری طرح ناکام ہوا
دی خدا نے حضور کو ایسی عزت کہ
زمانے بھر میں آپ کا نام ہوا

(۱۸)

سنت ہے جس کا نام حضور کی ادا ہے
ہوتا ہر مسلمان اس پہ فدا ہے
کرو اختیار سنت رسول کی
دیتا قرآن بھی یہی ندا ہے

(۱۹)

راستہ جو سنت کا کہلاتا ہے
منزل تک آدمی کو پہنچاتا ہے
جو بچاتا ہے جہنم میں جانے سے
اور مستحق جنت بناتا ہے

(۲۰)

ہے مبارک نبی کے نقش قدم
نبی ہے خدا کو بڑے محترم
چلے گا جو بھی آپ کی راہ پر
ہوگا وہ خدا کو پیارا خدا کی قسم

(۲۱)

درود پاک بڑی پیاری عبادت ہے
زبان و دل کو ملتی اس سے حلاوت ہے
کرنا سدا اس کی کثرت ہے
کہ ہوتی اس سے کاموں میں برکت ہے

(۲۲)

پڑھ لیجئے آقا پہ درود ہے آج جمعہ کا دن
ہوگا اس سے خوش مالک یوم الدین
رکھنا اس بات کا خاص دھیان
کہ نہ گذر جائے غفلت میں آج کا دن

(۲۳)

سدا دنیا کی فکر بے سود ہے
پڑھنا کثرت سے آقا پہ درود ہے
ہے یہ اتنی پیاری عبادت سلام
کہ نہیں ہوتی کبھی بھی مردود ہے

(۲۴)

مجلس میں جب بھی اسم محمد آئے
زباں پہ فوراً ہماری صل علی محمد آئے
ہے یہ عبادت اتنی نرالی سلام
کہ چھا جاتے ہیں ہر سو رحمت کے سائے

(۲۵)

سنو جب بھی اسم محمد
کہو شوق سے صل علی محمد
لب دونوں جاتے ہیں مل
بولتے ہیں جب بھی نام محمد

(۲۶)

خدا نے بخشی قرآن کو عظیم شان ہے
اس کے ہر حرف پہ ہمارا ایمان ہے
قرآن کو کوئی کیسے مٹا سکتا ہے سلام
لاکھوں مسلم جبکہ حافظ قرآن ہے

(۲۷)

ہے یہ ایمان کہ کسی میں دم نہ ہوگا
چاہ کر بھی قرآن کا اک حرف کم نہ ہوگا
کرلے جو بھی چاہے جتنی بھی کوشش
مقصد میں کامیاب خدا کی قسم نہ ہوگا

(۲۸)

ہر طرف بس یہی شور ہے
دور حاضر فتنوں کا دور ہے
چاہتے ہو گر فتنوں سے حفاظت
دینا دعا پہ خوب زور ہے

(۲۹)

خود آقا کا یہ فرمان ہے
اہل بیت سے محبت کمال ایمان ہے
رکھتا ہے جو ان سے بغض و عداوت
سلام وہ مسلمان نہیں پکا شیطان ہے

(۳۰)

ماں باپ سے بھی بھلا ناراض ہونا چاہیئے
ان کا تو دل پہ راج ہونا چاہیئے
اگر بات ایسی نہیں ہے سلام
تو پھر جلد اس کا علاج ہونا چاہیئے

(۳۱)

ماں باپ کو کبھی اف نہ کرنا
وہ بول رہے ہو تو چپ نہ کرنا
ادب ان کا دل سے سدا کرنا
کبھی ان کو ناراض تم نہ کرنا

(۳۲)

کرنا ماں باپ سے بھلائی
اسی نے ہمیں یہ دنیا ہے دکھائی
سلام ہماری پرورش کی خاطر
ہر تکلیف انہوں نے ہے اٹھائی

(۳۳)

دعا لیتے رہنا ماں باپ کی
ہے یہ دولت بڑے کام کی
سلام انہوں نے ہماری خاطر
اپنی ہر خوشی ہے قربان کی

(۳۴)

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر کم ہر آن ہوتی ہے
ہے وہی سانسیں سلام کار آمد
جو دین الٰہی پہ قربان ہوتی ہے

(۳۵)

خدایا جانتا ہے تو حال ہمارا
ہے بڑا کمزور ایمان ہمارا
نہیں ہے ہم امتحان کے قابل
نہ لے تو ہرگز امتحان ہمارا

(۳۶)

کرلے گناہوں سے توبہ ابھی وقت ہے
ورنہ گناہوں کی سزا بڑی سخت ہے
سلام جو جان کر نہیں کرتا توبہ
نگاہ باری میں وہ بڑا بدبخت ہے

(۳۷)

یا رب تو ہمیں نیکیوں پہ ڈالدے
نفرت گناہ کی دلوں میں ڈالدے
دے سدا ایسے دوستوں کی سنگت
جو نیکی کے کاموں میں ہمیں ساتھ دے

سنگت۔یعنی ساتھ،صحبت

(۳۸)

یہ بات سب پہ واضح ہے
قرآن کا خدا محافظ ہے
اور ظاہری سبب کے طور پر
جہاں بھر میں لاکھوں قرآن کے حافظ ہے

(۳۹)

مبارک راتوں میں باب رحمت کھل جاتے ہیں
کرلے سچی توبہ تو گناہ سب ڈھل جاتے ہیں
سلام رحمت خداوندی سے وہی رہتے ہیں ناامید
جوارشاد لاتقنطوا من رحمة الله بھول جاتے ہیں

(۴۰)

جو بات بھی نبی مرسل نے کہی ہے
ہے ہمارا عقیدہ کہ سو فیصد صحیح ہے
کرے جو آقا کے ارشاد میں شبہ
سلام کوئی بھی ہو مسلماں نہیں ہے

(۴۱)

خود کو اے انسان گناہوں سے دور کر لے
نامۂ اعمال کو نیکیوں سے پر کر لے
سفر آخرت پہ روانہ ہونے پہلے
اس سفر کی تیاری بھرپور کر لے

(۴۲)

جینا ہے زندگی گر بہتر
فضول خرچی بالکل مت کر
خواہشیں بادشاہوں کی بھی پوری نہیں ہوتی
اس لئے ضرورت کی چیزوں پہ گذارا کر

(۴۳)

بلاتا ہے نماز کے لئے بذریعہ اذان منادی
غیر مسلم کو تو اے مسلم یہ ندا سنائی دی
مگر تیری صورت بیت اللہ میں نہ آئی نظر
کیا تجھے مؤذن کی صدا نہ سنائی دی

(۴۴)

موت کا جب بلاوا آجاتا ہے
امیر ہو یا غریب چلا جاتا ہے
اور پھر کچھ پل میں ہی سلام
منو من مٹی میں سما جاتا ہے

(۴۵)

بات جو اچھی ہو دل میں اتار لینا چاہیئے
اور زندگی کو اپنی سنوار لینا چاہیئے
خوشی کی عمر اکثر کم ہوتی ہے
خوشی خوشی اسے گذار لینا چاہیئے

(۴۶)

رات ہو گئی ہے گھر جانا چاہیئے
دن بھر کہ غم بھول جانا چاہیئے
جہاں بولنا فائدہ نہ دے سلام
بہتر ہے وہاں چپ ہو جانا چاہیئے

(۴۷)

خود کو خود کے خلاف کیسے کرے
تری قسم کا اعتبار کیسے کرے
تجھے سدا جھوٹی قسم اٹھاتے دیکھا ہے
یہ قسم سچی ہوگی اعتماد کیسے کرے

(۴۸)

بے جا ضد بری بلا ہے
نہیں ہوتا اس سے بھلا ہے
سلام اتہاس یہی بتاتا ہے کہ
ہو جاتے اس سے راستے اکثر جدا ہے

(۴۹)

کروگے بے جا ضد راستہ جدا ہو جائے گا
اور ناراض اس عمل سے خدا ہو جائے گا
ایک دوجے کو جھکانے کی ناحق ضد میں
یاد رکھ مقدس رشتہ تباہ ہو جائے گا

(۵۰)

بد گمانی روحانی مرض ہے
اس سے بچنا ہر حال میں فرض ہے
بس یہی بات کرنا سلام کو
خدمت میں آپ کی عرض ہے

(۵۱)

کر دیا خدا نے ہمیں آگاہ ہے
یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے
کرتے رہو سدا نیک عمل سلام
لینا ایک روز آخرت کی راہ ہے

(۵۲)

دنیا میں باقی سب رشتے ہوتے ہیں
والدین اولاد کے حق میں فرشتے ہوتے ہیں
ہے وہ اولاد بڑی خوش قسمت سلام
بچوں سے خوش جن کے ماں باپ ہوتے ہیں

(۵۳)

قرآن کا اک یہ بھی اعجاز ہے
نابینا بھی کر لیتا زبانی یاد ہے
ہے جن کی اولاد حافظ قرآن
سجنے والا سروں پہ ان کے نورانی تاج ہے

(۵۴)

قرآن خدا کی عجب دین ہے
پڑھ کر اسے ملتا سکون و چین ہے
جن کے بچے حافظ قرآن ہے سلام
کتنے خوش نصیب وہ والدین ہے

(٥٥)

رشتوں میں اب بقا نہیں ہے
چونکہ رہی لوگوں میں وفا نہیں ہے
اس کا ایک سبب یہ بھی ہے سلام
کہ رہی آنکھوں میں شرم و حیا نہیں ہے

(٥٦)

ہوتا باری تعالی ان سے راضی ہے
دیتے جو دوسروں کو دل سے معافی ہے
اس عمل کی فضیلت میں وارد
سلام حدیث پاک کئی ساری ہے

(۵۷)

آسماں سے ہوئی برف باری ہے
روڈ پہ چلنے میں بھی ہو رہی دشواری ہے
پھر بھی آئے نمازی مسجد کو
سلام نماز ان کو کتنی پیاری ہے

نوٹ۔لندن میں خوب برف باری ہورہی تھی ،بندہ نماز پڑھنے اپنی مسجد پہنچا دیکھا تو ایسی حالت میں بھی مسجد نمازیوں سے پر تھی۔

(۵۸)

زندگی ہر قدم بس ایک امتحان ہے
گذرتی غم اور خوشی کے درمیان ہے
سلام جو رہتا ہے ہر حال میں دل سے راضی
وہی در حقیقت سچا مسلمان ہے

(۵۹)

خدا کبھی دے کر آزماتا ہے
تو کبھی لے کر آزماتا ہے
ہے وہی قادر مطلق سلام
وہ یہی بات ہمیں سمجھاتا ہے

(٦۰)

جب چھوڑکر کسی کو جانا ہوتا ہے
چاہئے اسے کوئی بہانا ہوتا ہے
وہ لوگ تو سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں
سلام جن کو رشتہ نبھانا ہوتا ہے

(۶۱)

ایک روز تو یہ ہونا ہے
جا کے قبر میں سونا ہے
نیکیوں سے دامن اپنا بھرلو سلام
ورنہ خون کے آنسو رونا ہے

(۶۲)

رشتہ نکاح کی قدر کیجئے
اونچ نیچ ہو جائے تو صبر کیجئے
یہ رشتہ بڑا مقدس رشتہ ہے سلام
جلد بازی میں نہ اسے ختم کیجئے

(٦٣)

موت بھی کیا عجب چیز ہے
سامنے اس کے ہر کوئی عاجز ہے
سلام آتا ہے جب وقت اجل
کام آتی نہ دوا نہ تعویذ ہے

(٦٤)

سب انبیاء کی سنت نکاح ہے
رہتی اس سے قابو میں نگاہ ہے
نیز یہ بھی فرمایا آقائے نامدار نے
کہ کرتا یہ عمل حفاظت شرمگاہ ہے

(٦٥)

ادا کرنا شکر محسنوں کا حکم باری ہے
خوشامد نہیں مطلوب خوشامد وجہ خواری ہے
شکر کی ادائیگی میں رکھی شریعت نے
سلام حکمتیں کئی ساری ہے

(٦٦)

رہنا ہے گر سکون سے
تو رہنے دو دوسروں کو سکون سے
ہے یہ بات بڑے گر کی
کرنا اس پہ غور تم سکون سے

(۶۷)

اے خدا جب بھی قرآن دیکھتا ہوں
قسمت کو خود پہ مہربان دیکھتا ہوں
پڑھتا ہوں جب سورۂ تین
اظہار عظمت انسان دیکھتا ہوں

(۶۸)

آیا ہے جہاں میں تو بھلے کام کر جا
اپنا اور ملت کا روشن نام کر جا
ہوتا ہو جس سے قوموں ملت کا نقصان
جانب اس کے اک قدم بھی مت جا

(٦٩)

نہیں ہوتا جو عمل مردود ہے
نام اس کا صلوۃ یعنی درود ہے
ہے یہ ایسا پیارا اور مبارک عمل
کہ آقا ہوتے راضی اور خوش ہوتا معبود ہے

(٧٠)

ہند میں جو دین کا قلعہ ہے
اکابر کی محنت کا صلہ ہے
سلام پورے عالم کو اس سے
قرآن و سنت کا نور ملا ہے

نوٹ۔ مراد دارالعلوم دیوبند ہے

(۷۱)

ہر آدمی کے مقدر میں لکھی موت ہے
آتا ہے وقت اجل آدمی ہو جاتا فوت ہے
ہوگا گر ساتھ میں نیک اعمال کا ذخیرہ
تو سلام اس کو پھر موج ہی موج ہے

(۷۲)

موت کہیں بھی کسی بھی روز آجاتی ہے
کبھی جمعہ کو تو کبھی عید کے روز آجاتی ہے
اے انسان نہ رہنا مری یاد سے غافل
یہ سبق مجھے آپ کو سب کو دے جاتی ہے

(۷۳)

یا رب مجھ پہ اتنا کرم ہو جائے
کہ حرمین تک رسائی کا کچھ نظم ہو جائے
ہے تجھ سے سلام کی بس یہی التجاء
حاضری سے قبل زندگی کے دن نہ ختم ہو جائے

(۷۴)

علم ایک روشنی اور نور ہے
ملتا اس سے دل کو سرور ہے
ہو نیت گر نیک اور اچھی
تو پھر ملتا ثواب بھی ضرور ہے

(۷۵)

جو رکھتا علم کی طلب ہے
ہوتا خوش اس سے رب ہے
آدم کی فرشتوں پر فضیلت کا
سلام علم ہی بنا سبب ہے

(۷٦)

علم کا کوئی کنارہ نہیں ہے
حصول علم کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے
اے مومن رکھنا سدا یہ بات یاد
جہالت سے اسلام کا کوئی ناتا نہیں ہے

(٧٧)

معلم کا یہ احسان ہے
سکھاتا وہ حروف کی پہچان ہے
ہے وہ لوگ مبارکباد کے قابل
سلام جن سے آباد علم کا جہان ہے

(٧٨)

نیک عمل کر کے اترانا بڑی بھول ہے
کوئی نہیں جانتا کہ اس کا عمل مقبول ہے
جو اعمال کی قبولیت کی دعا کرتا رہے
وہ بارگاہ الٰہی میں ہو جاتا محبوب ہے

(٧٩)

بیٹھے مجلس علم میں بن کے باادب
مانگے یہ توفیق باری تعالی سے ہم سب
کیونکہ بزرگوں کا ارشاد عالی ہے
الــــدیـــــن کـــلـــــــه ادب

(٨٠)

دنیا میں مکمل سکون محال ہے
یہاں کی ہر چیز کو لازمی زوال ہے
بارہا دکھایا زمانہ نے یہ حال ہے
کہ آج جو خوش حال ہے کل وہ بد حال ہے

(٨١)

خدا کا جس پہ کرم ہو جاتا ہے
اسے نصیب دیدار حرم ہو جاتا ہے
اور پھر برکت سے اس کی سلام
نگاہ خلق میں وہ محترم ہو جاتا ہے

(٨٢)

ہوگا جب ہم پہ بھی خدا کا کرم
دیکھیں گے ہم بھی مبارک حرم
سلام ہوگی جب روضہ پہ حاضری
بھول جائے گا دل سارے غم

(۸۳)

نہیں ہے حرمین جیسا کوئی منظر
اس عالم فانی کے اندر
ہوتی ہے اسے باربار دیکھنے کی خواہش
امیر و غریب سب کے دلوں کے اندر

(۸۴)

ہے کتنی پیاری روضے کی جالی
ہوں میں بھی حاضر بن کے سوالی
خدا لے جائے سب کو مدینہ
اور دکھائے سب کو روضے کی جالی

(۸۵)

نماز خدا کی عجب دین ہے
جو ہر مسلمان پر فرض عین ہے
سلام سجدے میں جب رکھتے ہیں سر
نہ پوچھ ملتا کتنا سکون و چین ہے

(۸۶)

علم ایک خدائی نور ہے
شرع میں فضائل اس کے بھرپور ہے
سلام جو ہے عاقل و دانا
کرتا وہ اسے حاصل ضرور ہے

(۸۷)

مت کر کسی کے ساتھ برا ترے ساتھ بھی برا ہوگا
جیسی کرنی ویسی بھرنی تو سنا ہوگا
دل کسی کا دکھا کر کیا ہوگا
جانتے سب ہے کہ گناہ ہوگا

(۸۸)

یہاں سب کو بس اپنی پڑی ہے
ہر عمارت یہاں مطلب پہ کھڑی ہے
دوستی رشتہ داری محبت خلوص
سلام سب رشتوں میں منافقت بھری ہے

(۸۹)

موت کا اک دن سب کو پیام آئے گا
رکھو لب پر صلوۃ و سلام کام آئے گا
سلام ہوگی جس کو آقا سے محبت
ہاتھوں میں ان کے کوثر کا جام آئے گا

(۹۰)

خدایا اس جہاں میں ہم ہو نہ ہو
پر ہمارے چاہنے والوں کو کوئی غم نہ ہو
ملے ان کو سدا خوشیوں کے پل
کبھی آنکھ ان کی نم نہ ہو

(۹۱)

ملے نبی کو سارے تحفے فرش پر ہے
مگر نماز کا ملا تحفہ عرش پر ہے
نماز ادا کرنا ہم سب کو
سلام نبی کے طرز پر ہے

(۹۲)

مومن کیوں ہے تو غفلت کا شکار
نہیں ہے تجھے بالکل بھی فکر نماز
اسلاف ترے نماز کی خاطر
ترک کر دیتے تھے سب کام کاج

(۹۳)

مومن کر تو بیدار جذبہ نماز
حسین نے کربلا میں بھی نہ چھوڑی نماز
کرلے اے مومن تو پختہ نیت آج
کرے گا اب سے ادا ہر دن وقت پر نماز

(۹۴)

ہوگا دوست تیرا جیسا
تو بھی ہوگا ویسا
اس لئے نہ رکھ دوست
کوئی بھی تو ایسا ویسا

(۹۵)

آنا ہے اک دن خاک میں مل جانا ہے
سب کمایا یہیں پہ رہ جانا ہے
ہے دولت ایمان بڑی قیمتی دولت
سلام اسے ساتھ اپنے لے جانا ہے

(۹۶)

ہر کوئی آج فیس بک پہ فدا ہے
یہ بھی اک قسم کی سزا ہے
کون سنتا یہاں سلام کی صدا ہے
خاص و عام ایف بی اور انسٹا پہ فدا ہے

(۹۷)

جو سارے اسفار کی معراج ہے
نام اس کا سفر معراج ہے
ہوئی وہاں جو گفتگو وہ اک راز ہے
اس کے ذکر کا قرآن کا اک الگ ہی انداز ہے

(۹۸)

بڑی کریم خدا کی ذات ہے
وہی کرتا پیدا دن سے رات ہے
جب بندوں کو بخشنے پہ آئے سلام
تو دیتا ان کو شب برأت ہے

(۹۹)

ماہ مبارک بالکل قریب ہے
خوش نظر آتا امیر و غریب ہے
کرلے جو مومن اس کی قدر
سلام وہ بڑا خوش نصیب ہے

(۱۰۰)

کر لینا رمضان کی قدر
جائے گا بہت جلد یہ گذر
نہیں کی جس نے اس کی قدر
ہے سلام بڑا بد نصیب وہ بشر

(۱۰۱)

کہتے جسے میراث ہے
شریعت کا حکم خاص ہے
نہ کرنا اس معاملے میں گر بڑی
جانا اک روز خدا کے پاس ہے

(۱۰۲)

جو ہم سب کے پاس ہے
نام جس کا لباس ہے
رکھنا اس کے استعمال میں بھی
ہمیں حکم شریعت کا پاس ہے

(۱۰۳)

یہ جو بچے ہوتے ہیں
دل کے بہت اچھے ہوتے ہیں
نہیں بولتے ہیں بڑوں کی طرح جھوٹ
زبان کے بالکل سچے ہوتے ہیں

(۱۰۴)

نہ چل خدا کی زمیں پہ اکڑ کر
دی ہے خدا نے صحت تو اس کی قدر کر
سلام رکھتا ہے خدا عاجزی کو محبوب
لہذا سدا عاجزانہ زندگی بسر کر

(۱۰۵)

مشکل کیسی بھی ہو آسان ہو جاتی ہے
دشمن کی ہر چال ناکام ہو جاتی ہے
یہ ہوتا ہے اس وقت سلام
جب مدد خدا شامل حال ہو جاتی ہے

(۱۰۶)

دل میں نہ کسی کی طرف سے کینہ رکھ
سب کی طرف سے صاف اپنا سینہ رکھ
ہے یہ سید الانبیاء کی سنت
اسی کے مطابق اپنا جینا رکھ

(۱۰۷)

نہ کرنا حسد بری بلا ہے
یہ ایک طرح سے خدا سے گلہ ہے
ہے جس کا سینہ کینہ سے پاک
وہ آدمی نگاہ شرع میں بھلا ہے

(۱۰۸)

ہر چیز یہاں کی آنی جانی ہے
یہ جہاں جہان فانی ہے
امیر ہو یا غریب شاہ ہو یا گدا
ہر اک کو اک روز موت آنی ہے

(۱۰۹)

جو بڑے چھوٹوں کا احترام کرتے ہیں
سامنا ہونے پر خود ہی سلام کرتے ہیں
میں نے دیکھا ہے ایسے بزرگوں کا
چھوٹے بھی کھلے دل سے احترام کرتے ہیں

(۱۱۰)

تو کرتا اے نادان زبان اردو پہ وار ہے
زباں پہ ترے آتی شکایت بار بار ہے
تعصب کے خول سے نکل اور دیکھ
کرتے اس زبان سے لوگ کتنا پیار ہے

(۱۱۱)

ہے بڑی پیاری اردو زبان
سن کر اسے ملتا ہے سکون و اطمینان
گر چاہے کوئی اسے سیکھنا
نہیں ہے مشکل ہے نہایت آسان

(۱۱۲)

ہوتا وہ بچوں پہ فدا ہے
نام جس کا پِتا ہے
ہوتی ہے بچوں کو جو بھی ضرورت
دیتے وہ اسے ہی ندا ہے

نوٹ۔ پِتا یعنی والد

(۱۱۳)

مسجد خدائے پاک کا دربار ہے
دینی حاضری وہاں بار بار ہے
حاضری سے مسجد کی سلام
بے قرار روح کو ملتا سکون و قرار ہے

(۱۱۴)

ماں جس کی زندہ ہے
خوش قسمت وہ بندہ ہے
رکھتا ہے جو ماں کو خوش
نگاہ حق میں وہ پسندیدہ ہے

(۱۱۵)

ماں بچپن میں پلاتی بچے کو اپنا دودھ ہے
اسے سلانے کی خاطر رات بھر جاگتی خود ہے
جو اولاد ماں کی قدر نہ پہچانے سلام
نگاہ باری میں وہ مردود ہے

(۱۱۶)

لیتے رہو چلتے پھرتے خدا کا نام
یہی آنا ہے آخرت میں کام
ذکر الٰہی سے دنیا میں بھی
ملتا ہے سلام دل کو آرام

(۱۱۷)

سماج میں کوئی میر ہے
تو کوئی کہنے کو امیر ہے
مگر ایک بات ہے سلام
مر گئے تقریباً سب کے ضمیر ہے

(۱۱۸)

ماں باپ بھلے برہم ہوتے ہیں
پر وہ مثل مرہم ہوتے ہیں
باہر سے وہ بیشک سخت دکھے سلام
پر اندر سے روئی کی طرح نرم ہوتے ہیں

(۱۱۹)

برا کرنے والے کا ہوتا کبھی بھلا نہیں
اس لئے کرنا کبھی ایسی خطا نہیں
برائی کرکے آدمی یہ نہ سوچے
کہ برائی کے باوجود اسے کچھ ہوتا نہیں

(۱۲۰)

بیٹیاں ماں باپ کی شان ہوتی ہے
دل جگر اور جان ہوتی ہے
کرتی ہے والدین کی خوب خدمت
رکھتی ہر آن ان کا دھیان ہوتی ہے

(۱۲۱)

بیٹیاں ماں باپ کی دلاری ہوتی ہے
کرتی سدا ان کی دلداری ہوتی ہے
اور سچ کہے تو بیٹیاں سلام
ماں باپ کو جان سے بھی پیاری ہوتی ہے

(۱۲۲)

محبت اپنی متاع اور پونجی ہے
نہیں اس کے جیسی شئ کوئی دوجی ہے
بانٹئے محبت کو آپس میں سلام
یہ دنیا محبت کی بھوکی ہے

(۱۲۳)

بسالو محبت کو سینے میں
تبھی آئے گا مزہ جینے میں
سلام رہتا ہے وہ بشر سدا پریشان
ہوتا ہے کینہ جس کے سینے میں

(۱۲۴)

کر زندگی اس طرح بسر
کہ رہے تجھ سے خوش ہر بشر
نہ دکھا کبھی دل کسی کا
ہے بڑا مختصر یہ زندگی کا سفر

(۱۲۵)

آج روز عید ہے
لوگ کر رہے ایک دوجے کی دید ہے
سلام رہتا سال بھر سب کو
اس دن کا انتظار شدید ہے

(۱۲۶)

آج عید قربان ہے
خوشی منا رہا ہر مسلمان ہے
دیتی سنت ابراہیمی یہ سبق ہے کہ مومن
رضائے الٰہی میں کر دیتا سب کچھ قربان ہے

(۱۲۷)

نفرت سے کبھی کسی کا بھلا نہیں ہوتا
نفرت کرنے والوں سے خوش خدا نہیں ہوتا
یہ نئی نسل کبھی نفرت نہ سیکھتی سلام
اگر دماغ میں ان کے کسی نے زہر بھرا نہیں ہوتا

(۱۲۸)

ہوتا ہے جس دل میں کینہ
ایسا جینا بھی ہے بھلا کوئی جینا
ہوتا ہے جو دل نفرت سے لبریز
نہیں ہوتا سلام اس میں نازل سکینہ

(۱۲۹)

کرلے نیک اعمال ابھی تو بخیر ہے
حالات بدلتے لگتی نہیں دیر ہے
نہ ہوں گے گر ساتھ نیک اعمال
تو یاد رکھ قبر میں بالکل اندھیر ہے

(۱۳۰)

زندگی دی ہے تو جینے کا سلیقہ بھی عطا ہو
دے ایمان ایسا کہ جو دل سے نہ کبھی جدا ہو
بنا زندگی کو ہماری نفع بخش الٰہی
کہ ذات سے ہماری انسانیت کو نفع ہو

(۱۳۱)

ہو رہا ہو گر کوئی کام اچھا
اور آدمی بھی ہو مخلص اور سچا
تو نہ کرنا کام میں پیدا کوئی رکاوٹ
رہنا بن کے انسان کا بچہ

(۱۳۲)

رکھنا کل کا روزہ مسنون ہے
صائم کی روح کو ملتا اس سے سکون ہے
پڑھا آپ نے توجہ سے مری تحریر کو
بندہ اس پر آپ کا دل سے ممنون ہے

نوٹ۔عاشورہ کا روزہ مراد ہے۔

(۱۳۳)

کل آنے والا جو دن ہے
بڑا مبارک وہ دن ہے
ہوں گے فضیلت سے آپ بھی واقف
مجھے اس بات کا کامل یقین ہے

نوٹ۔عرفہ کا دن مراد ہے۔

(۱۳۴)

بڑا مبارک سما ہے
جس میں ہم سب جمع ہے
ہے ماحول کتنا پر سکون
ہر طرف امن و اماں ہے

نوٹ۔مسجد کا ماحول مراد ہے۔

(۱۳۵)

آج کی بس یہی اپ ڈیٹ ہے
صبح سے ہی ہم بڑے اپ سیٹ ہے
کیا بتائے یہ بھی یاد نہیں کہ
کونسا مہینہ اور کونسی ڈیٹ ہے

نوٹ۔ یہ اور اس جیسی کچھ رباعی آپ کتاب میں پڑھیں گے، اسے آپ یوں سمجھیں کہ قاری کا مُڈ کچھ ہلکا پھلکا ہو اسی نیت سے تحریر کیا ہے، ویسے اس کی تعداد بہت ہی کم ہے، اور یہ بات بھی مبنی برحقیقت ہے کہ انسان جب غمگین اور پریشان ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے کچھ دیر کے لئے۔

(۱۳۶)

ہے جب تک حیات مسئلے کم نہیں ہوں گے
جیتے جی تو غم کبھی کم نہیں ہوں گے
ہوں گے غم اس وقت ختم سلام
دنیا میں جب ہم نہیں ہوں گے

(۱۳۷)

تھے جو مجھے جان سے بھی پیارے
ہو گئے وہ ایک ایک کر خدا کو پیارے
کٹیں گے زندگی کہ بقیہ دن سلام
بس اب ان کی یادوں کے سہارے

(۱۳۸)

دنیا میں جو انسان کا آنا ہے
ہے یہ تمہید کہ اسے یہاں سے جانا ہے
آتا ہے سلام جب وقت اجل
کام آتی نہ کوئی دوا نہ کوئی بہانہ ہے

(۱۳۹)

والد کا چلے جانا قیامت سے کم نہیں ہوتا
یہ ایسا غم ہے جو کبھی کم نہیں ہوتا
زندگی گذر تو جاتی ہے ان کے بعد بھی سلام
مگر یادوں کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا

نوٹ۔ یہ رباعی احقر نے والد مرحوم کی یاد میں لکھی ہے۔

(۱۴۰)

ہے نام عائشہ لقب صدیقہ ہے
آقا کی زوجہ آقا کی رفیقہ ہے
بڑی پاک دامن اور عفیفہ ہے
کہتا یہ بات خدائی صحیفہ ہے

(۱۴۱)

آدمی کے جب ہوتے حالات تنگ ہے
لوگوں کے ملنے کے بدل جاتے ڈھنگ ہے
موسم بھی اتنا جلد رنگ نہیں بدلتا سلام
جتنا جلد آدمی بدلتا اپنا رنگ ہے

(۱۴۲)

پہلے وقت کتابوں میں گذرتا تھا
اب انسٹا اور فیس بک پہ گذرتا ہے
میں اکثر سوچتا ہوں یہ بات سلام
کہ بنا کتب کیسے کسی کا وقت گذرتا ہے

(۱۴۳)

کہاں ہوتا ہے کسی کا ہر سپنا پورا
رہ جاتا ہے کوئی نہ کوئی خواب تو ادھورا
ویسے وقت بھی کبھی یکساں رہتا نہیں سلام
وقت کبھی اچھا ہوتا ہے تو کبھی برا

(۱۴۴)

جہالت اک مصیبت و آفت ہے
علم ہی سے پاتا آدمی شرافت ہے
علم سے اسلام کا لگاؤ تو دیکھئے سلام
اتری آقا پر اقرأ پہلی آیت ہے

(۱۴۵)

جو نیک ہے وہ برے کیساتھ بھی برا نہیں کرتے
اپنے دشمن کے لئے بھی بد دعا نہیں کرتے
رکھتے ہیں وہ دل میں معاف کرنے کا جذبہ
سلام جھگڑے کو وہ پسند کیا نہیں کرتے

(۱۴۶)

زندگی ایسے جیو کہ لوگ یاد کرے
ایسی نہ ہو کہ لوگ فریاد کرے
مانگے سدا اللہ پاک ہی سے مدد
جب بھی اچھے کام کی شروعات کرے

(۱۴۷)

خدا نے دی ہے ہمیں زندگی
تاکہ کرے ہم اس کی بندگی
اگر نہ کیا کسی نے ایسا
تو ہوگی عقبی میں شرمندگی

(۱۴۸)

انسان نہ کچھ ساتھ لایا تھا نہ لے جائے گا
خالی ہاتھ آیا تھا خالی ہاتھ جائے گا
نہ چھین ظلماً کسی کا مال و دولت
آخرت کی راہ کٹھن ہے پچھتائے گا

(۱۴۹)

نہ دکھا دل کسی کا
ہے ہمیں یہ حکم ہمارے نبی کا
ہو چاہے چھوٹا یا بڑا
کرو تم احترام سبھی کا

(۱۵۰)

لوگ کہتے ہیں کہ آج ماں کا دن ہے
میں کہتا ہوں کہ ماں بن بھی کوئی دن ہے
کرو ماں کا سدا ادب و احترام
سلام سکھاتا ہمیں یہ بات ہمارا دین ہے

(۱۵۱)

بخشی خدا نے جو آنکھ کی نعمت ہے
رات دن کرتی وہ فری میں خدمت ہے
کرے کوئی صدق دل سے اس کی بناوٹ پہ غور
تو سمجھ آجانی اس کو خدا کی قدرت ہے

(۱۵۲)

کر شکرِ خدا جس نے دی دانائی
نہیں بنایا نابینا بخشی دانائی
نہ دیکھ آنکھ سے وہ مناظر اے انساں
ہے شریعت میں جس کے دیکھنے کی منائی

(۱۵۳)

بد نظری سے خود کو بچا کے رکھ
نصیحت یہ یاد واسطے خدا کے رکھ
ہے بد نگاہی کے بڑے نقصانات
اس بات میں نہیں ہے کوئی شک

(۱۵۴)

بڑا نازک زمانہ ہے
مشکل ہو رہا ایمان بچانا ہے
دنیا میں جہاں بھی دیکھو سلام
مومن ہی بن رہا نشانہ ہے

(۱۵۵)

ہم سب سے وفا کرتے رہے
پر لوگ ہم سے ہی دغا کرتے رہے
پھر بھی نہ کی ہم نے بد دعا سلام
سدا ان کے لئے دعا کرتے رہے

(۱۵۶)

کبھی کوئی دل توڑ دیتا ہے
تو کوئی منہ موڑ لیتا ہے
انسان تو ہے ہی بے وفا مگر
اب تو اپنا سایہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے

(۱۵۷)

کرلے یا رب رمضان کی عبادتیں قبول
کردے معاف ہماری سب خطا اور بھول
ہے تری ذات بڑی رحیم و کریم
کر تو مری یہ دعا فضل سے اپنے مقبول

(۱۵۸)

کرتا جو حفاظت وقت ہے
وہ آدمی بڑا خوش بخت ہے
کرلے اے مومن وقت کی قدر
کچھ گیا نہیں ابھی بھی وقت ہے

(۱۵۹)

انسان کی ابتدا مٹی ہے
اور انتہا بھی مٹی ہے
اسے تکبر کسی حال زیب نہیں دیتا
رکھنا یہ بات یاد بات بڑی قیمتی ہے

(۱۶۰)

مکان میرا پرانا صحیح پر محل سے کم نہیں
میری نگاہ میں تو تاج محل سے کم نہیں
پاس میرے پرکھوں کی یہ نشانی موجود ہے
میرے پاس اب کچھ بھی نہ ہوتو کچھ غم نہیں

نوٹ ۔احقر کا گاؤں لاچپور میں جو آبائی مکان ہے اس کی ایک مکمل داستان ہے جس کے ذکر کا یہاں موقع نہیں ،اس سے میرا جذباتی رشتہ ہے اس تعلق سے یہ رباعی تحریر کی ہے۔

(۱۶۱)

تیری میری سب کی اس سے یاری ہے
زندگی لگتی سب کو پیاری ہے
مگر آتا ہے جب وقت اجل
نہیں کام آتی کوئی بھی ہوشیاری ہے

(۱۶۲)

آنکھیں ہیں نمناک خاموش دل کا جہان ہے
کیونکہ ہو رہا رخصت ہم سے رمضان ہے
ہم سب کی عبادات کو کرلے قبول مرے مولی
سب کے دلوں کے بس یہی ارمان ہے

(۱۶۳)

شاعری سے کچھ تو رغبت ہونی چاہیئے
سوچ میں اتنی تو جدت ہونی چاہیئے
آدمی میں کچھ تو شگفتگی ہو سلام
شدت ہی شدت تو نہ ہونی چاہیئے

(۱۶۴)

صاحب یہ ہمارا گاؤں ہے
شاعری سے یہاں کے لوگوں کا لگاؤ ہے
گاؤں کے بزرگوں سے ملو تو صحیح
سب کا بڑا پیارا سوبھاؤ ہے

نوٹ۔سوبھاؤ یعنی مزاج

(۱۶۵)

اتنا تو آدمی کو آنا چاہیئے
گفتگو ہونی شریفانہ چاہیئے
طبیعت میں شر ہی شر نہ ہو سلام
ہونے کچھ تو اخلاق کریمانہ چاہیئے

(۱۶۶)

جو قوم پڑھتی ہے
دنیا میں وہی آگے بڑھتی ہے
ورنہ یاد رکھ سلام
مقدر میں اس کے پستی ہے

(۱۶۷)

آج کی سنتان کہاں مانتی ہے
یہ کب پیرنس کا کہا مانتی ہے
یہ آج کے دور کی ایسی حقیقت ہے
کہ جسے سلام پوری دنیا مانتی ہے

نوٹ۔سنتان یعنی اولاد، پیرنس یعنی والدین

(۱۶۸)

کچھ دوست ایسے گل کھلا گئے
دل کی دنیا کو ہلا گئے
کوئی بھی نہیں بھروسہ کے قابل
یہ سبق وہ بخوبی سکھا گئے

(۱۶۹)

کون ہے ایسا جو خطا سے پاک ہے
وہ تو صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے
انسان سے تو سلام غلطی
ہوتی رہتی دن رات ہے

(۱۷۰)

آئی موت قصہ تمام ہوا
یوں زندگی کے سفر کا اختتام ہوا
سلام ایک تھکے ہارے مسافر کو
اس طرح حاصل آرام ہوا

(۱۷۱)

رہتا جسے ہر وقت موت کا احساس ہے
نہیں گذرتا اس کا غفلت میں کوئی سانس ہے
سلام جو ہے واقعی اہل اللہ
ہوتی یہ دولت ان کے پاس ہے

(۱۷۲)

کی جس نے اپنی من مانی
اور بات خدا کی نہیں مانی
ہے یہ اس بات کی علامت
کہ ہے بہت کمزور قوت ایمانی

(۱۷۳)

خدا ہمیں ایسا ایمان دے
جو حکم خدا پہ جان دے
اور نفس و شیطان کی چال کو
سلام جو فوراً ٹال دے

(۱۷۴)

نہ کرے ہم پیروی زمانے کی
بلا وجہ بات کو گمانے کی
کرے ہر عمل میں کوشش سلام
سنت رسول کو اپنانے کی

(١٧٥)

ہو گئے مرحوم مولانا رابع
تھے قرآن و سنت کے تابع
عطا کیا تھا خداوند قدوس نے
فضل سے اپنے ان کو علم نافع

نوٹ۔ یہ رباعی مسلم پرسنل لا بورڈ کے سابق صدر اور ندوۃ العلماء کے سابق مدرس حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی کے انتقال پر تحریر کی تھی۔

(١٧٦)

نہ ہو گھر پہنچنے میں تاخیر اور دیر
پہنچ جائے اپنی منزل پر بخیر
ہے دعا سلام کی رب سے بس یہی
رہے سایہ ان کا سلامت ہم پر تادیر

نوٹ۔ ہماری مسجد میں رمضان المبارک میں ایک بزرگ تشریف لائے تھے ان کی وطن واپسی پر احقر نے یہ رباعی تحریر کی تھی۔

(۱۷۷)

طبیعت آج کچھ سِک ہے
آواز بھی بہت وِک ہے
بیٹھے ہیں آپ دین کی باتیں سننے
اس لئے کچھ نہ بولنا بھی نہیں ٹھیک ہے

نوٹ۔احقر کا مسجد قبا میں جو تعلیم کا حلقہ لگتا ہے اس طرف اشارہ ہے، رباعی سے ظاہر ہے احقر کی طبیعت ناساز چل رہی تھی، سِک یعنی بیمار، وِک یعنی کمزور۔

(۱۷۸)

کرتے گفتگو بڑی پیاری تھے
طلباء کی کرتے دلداری تھے
تھے کئی خوبیوں کے مالک
اور تکلف سے بالکل عاری تھے

نوٹ۔استاذ مرحوم حضرت مولانی مفتی محمد کلیم صاحب سابق استاذ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ کے انتقال پر یہ رباعی تحریر کی تھی۔

(۱۷۹)

تھے مزاجاً بردبار و حلیم
اور تھے مالک قلب سلیم
چھوڑکر آج ہمیں چل دیئے
استاذ محترم مفتی کلیم

(۱۸۰)

مومن خدا کا بندہ ہے
احکام الٰہی میں وہ بندھا ہے
جو دین سے آزادی کی بات کرے
سلام خیال اس کا نہایت ہی گندا ہے

(۱۸۱)

میرے رب کی مجھ پر یہ عنایت ہوئی
اسی کی توفیق سے ہوئی جو بھی عبادت ہوئی
وہی پہنچتا ہے اسکے در پر سلام
جس کو اس کی طرف سے داخلہء اجازت ہوئی

(۱۸۲)

دن کو سورج رات کو چاند دیکھتا ہوں
ہر دم مولی تری نئی شان دیکھتا ہوں
ہے اتنا وسیع آسمان بلا ستون قائم
تری قدرت کے کیا کیا نشان دیکھتا ہوں

(۱۸۳)

کبھی صحت کبھی بیماری ہے
سب کے جیون کی یہی کہانی ہے
سلام پہلے بچپن پھر بڑھاپا
اور درمیان میں جوانی ہے

(۱۸۴)

یہ قول سید البشر ہے
جو ہر شک و شبہ سے بالا تر ہے
کرتا ہے جو تعمیر مسجد میں امداد
خدا بناتا اس کے لئے جنت میں گھر ہے

(۱۸۵)

خدایا تیرا کوئی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں
ہے وہ ناداں جسے یہ بات سمجھ آئی نہیں
رہے گا وہ آدمی سدا پریشان سلام
جس میں اتنی بھی دانائی نہیں

(۱۸۶)

اے خدا تجھ سے سوال عافیت ہے
اسی میں ہمارے لئے عافیت ہے
مانگتے ہیں ہم تجھ سے کرم کی بھیک
ویسے تو ہم سراپا معصیت ہے

(۱۸۷)

راہ سنت سیدھی راہ ہے
شریعت نے کر دیا ہمیں آگاہ ہے
ہے راہ بدعت بری راہ
مانگنا سدا اس سے پناہ ہے

(۱۸۸)

کر اول بھروسہ رب پر پھر خود کی ذات پر
انسان بہت جلد اتر آتا ہے اپنی اوقات پر
سلام نہ کر کبھی کسی کام میں جلد بازی
رکھ قابو اور کنٹرول اپنے جذبات پر

(۱۸۹)

مسجد دربار خدا ہے
مقام اس کا سب سے جدا ہے
کرتے جہاں آکر مومن
پنج وقتہ نمازیں ادا ہے

(۱۹۰)

کل سے صرف سال بدلے گا
کہاں اپنا حال بدلے گا
ہوگا دیش میں اب بھی وہی ہند و مسلم
نیتا کہاں اپنی بات بدلے گا

(۱۹۱)

عزت نفس بڑی پیاری ہوتی ہے
ہر ایک کی اس سے یاری ہوتی ہے
جو آدمی کرتا ہے کسی کو بے عزت
ناراض اس سے خدائی ہوتی ہے

(۱۹۲)

ماں باپ کا ہی یہ جگر ہے
کہ جو ان کی لخت جگر ہے
آتا ہے ایک وقت ایسا
کہ کر دیتے اسے دلہے کی نذر ہے

(۱۹۳)

لوگ آپ کے ساتھ تب تک ہے
ہوتا جیب میں پیسہ جب تک ہے
چونکہ ہوتی آج کی محبت سلام
صرف اور صرف لب تک ہے

نوٹ۔لب یعنی ہونٹ

(۱۹۴)

خدا نے بخشی مومن کو بڑی شان ہے
نہیں باندھتا وہ کسی پہ بہتان ہے
گر کرتا ہے سلام کوئی ایسا
ہے یہ علامت کہ کمزور اس کا ایمان ہے

(۱۹۵)

کوئی کچھ کہے شکوہ نہ کر
تو حق پہ ہو تو پرواہ نہ کر
دل کو اپنے بس رکھ مضبوط
دل کو کبھی چھوٹا نہ کر

(۱۹۶)

ماں باپ کو بخشی ہے خدا نے بڑی شان
ہے وہ ہمارے محسن کہنا سدا ان کا مان
سلام جو ان کی بات نہ مانے گا
رہے گا وہ پوری زندگی پریشان

(۱۹۷)

کیا تھا عہد الست میں جو قرار
کہا تھا رب سے کہ تو ہی ہے ہمارا پروردگار
شیطان کہیں یہ عہد بھلا نہ دے
رہنا سدا اس کے مکر سے ہوشیار

(۱۹۸)

بڑے بوڑھوں کا یہ بیان ہے
کہ دیواروں کے بھی ہوتے کان ہے
کرنی ہو گر کوئی اہم بات
رکھنا سدا اس بات کا دھیان ہے

(۱۹۹)

رہ گیا کچھ لوگوں کا بس یہی کام ہے
کرنا اِس کو اُس کو بد نام ہے
کرتے گاؤں کے چوراہوں پر بیٹھ کر
وہ یہی کام ہر صبح و شام ہے

(۲۰۰)

کرنا ہے گر کسی کی قدر
کرلے اس کے جیتے جی قدر
ہے سلام بہت ہی مختصر
فانی زندگی کا یہ سفر

(۲۰۱)

زبان پہ سب کی ہائے ہائے ہے
چونکہ بڑھ رہی روز بروز مہنگائی ہے
ہے میڈیا کا رویہ بھی کچھ ایسا
کہ ہند و مسلم میں بڑھ رہی کھائی ہے

(۲۰۲)

یہ جو حکم قربانی ہے
یہ حکم حکم قرآنی ہے
نہ دینا اس میں عقل کو دخل
چونکہ یہ حکم حکم سلطانی ہے

(۲۰۳)

یہ حیات حیات فانی ہے
ستر اسی سالہ کہانی ہے
بچپن بڑھاپا اور جوانی ہے
ابن آدم کی یہی مختصر کہانی ہے

(۲۰۴)

کہتے جسے شیطان ہے
جو دشمن انسان ہے
اور صرف دشمن جان ہی نہیں
بلکہ دشمن ایمان ہے

(۲۰۵)

ہو جاتا ہے جس پر فضل رحمانی
ہو جاتا ہے یاد اسے قرآن زبانی
رکھنا میری یہ نصیحت یاد
کرنا اس نعمت کی سدا قدردانی

(۲۰۶)

ہے صحابہ ہماری آنکھوں کے تارے
کئے انہوں نے ہر جگہ بلند توحید کے نعرے
تھے حضور کے سفر و حضر کے ساتھی
تھے حضور ان کو جاں سے بھی پیارے

(۲۰۷)

کی صحابہ نے کوششیں رات دن
تب جاکے پہنچا ہے ہم تک خدا کا دین
نہ کرنا کبھی شان میں ان کے گستاخی
ہے وہ ہمارے سب سے بڑے محسن

(۲۰۸)

غریب کی کرتا نہیں یہاں قدر کوئی
ہو جائے بیمار تو لیتا نہیں خبر کوئی
اور بعد مرگ کے سلام جانتا نہیں
اس کی قبر کا نشان تک کوئی

(۲۰۹)

دور کے ڈھول سدا سہانے لگتے ہیں
اپنا کون ہے سمجھنے میں زمانے میں لگتے ہیں
بچوں کی وفا کا پتہ تب چلتا ہے
سلام جب وہ خود کمانے لگتے ہیں

(۲۱۰)

بڑی مشکل سے جوڑ پاتا ہے انسان زر
تب کہیں جاکر بن پاتا ہے اس کا گھر
کیا گذرتی ہوگی ان کے دل پر ذرا سوچئے
چلا دیا جاتا ہے بلا وجہ جن کے گھر پہ بلڈوزر

نوٹ۔زریعنی پیسہ

(۲۱۱)

مظلوم کی آہ سے ہمیشہ ڈر
کھل جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے در
کر ہر ایک کے ساتھ سلوک و احسان
انسانیت کی حد سے آگے نہ گذر

نوٹ۔در یعنی دروازے

(۲۱۲)

ہے صف انبیاء میں بلند مقام آپ کا
دنیا میں ہر کوئی لیتا ہے احترام سے نام آپ کا
ہوئے ابراہیم ہر امتحان میں سرخرو
نہ ہوا داؤ کوئی کارگر شیطان کا

(۲۱۳)

رتبے جن کے بڑے ہوتے ہیں
امتحان بھی ان کے کڑے ہوتے ہیں
ہو جاتے ہیں وہ امتحان میں کامیاب
سلام جذبے جن کے کھرے ہوتے ہیں
نوٹ۔کڑے یعنی سخت، کھرے یعنی خالص

(۲۱۴)

ہر صبح لیکر ساتھ اپنے شام آتی ہے
کی ہوئی نیکی کبھی نہ کبھی تو کام آتی ہے
کرتے رہو ہر ایک کے ساتھ بھلائی
کیا پتہ کس کی دعا کب کام آتی ہے

(۲۱۵)

کام جو دوسروں کے آتے ہیں
خدا کو وہ لوگ خوب بھاتے ہیں
ہوتا ہے اس کا ایک فائدہ یہ بھی
خدا ان کی بگڑی بناتے ہیں

نوٹ۔بھاتے یعنی پسند

(۲۱۶)

شریعت میں وارد علم کی بڑی فضیلت ہے
جگہ جگہ دیتی ترغیب اس کی شریعت ہے
علم سے ہی پاتا آدمی فضیلت ہے
یہ کوئی فلسفہ نہیں بلکہ ایک کھلی حقیقت ہے

(۲۱۷)

ادا کرنا شکر محسنوں کا باعث دلداری ہے
خوشامد نہیں مقصود خوشامد وجہ خواری ہے
آپ سب کی یہاں آمد دیکھ کر
لب پہ آئی دعا آپ کے لئے خوب ساری ہے

خواری۔یعنی ذلت،آمد یعنی آنا

(۲۱۸)

ہو جاتا ہے یاد کرنا آسان اس کے لئے
چاہتا ہے باری تعالی جس کے لئے
عقل و ذکاوت کا اس میں نہیں کچھ زیادہ دخل
کر لیتا ہے وہ یاد چاہتا ہے خدا جس کے لئے

نوٹ۔مراد قرآن کریم کا یاد کرنا ہے۔

(۲۱۹)

کل تک جس مکان میں اجالے تھے
اب وہاں آتے نظر جالے ہیں
ہم نے جن کو بخشی تھی روشنی
سلام اسی نے گھر ہمارے اجاڑے ہیں
نوٹ۔اجالے یعنی روشنی

(۲۲۰)

مانا کہ تو بڑا امیر ہے
مٹی ہی سے بنا ترا بھی خمیر ہے
پھر اتنی زیادہ اکڑ کس بات کی
لگتا ہے مر گیا تیرا ضمیر ہے

(۲۲۱)

ہو چاہے کتنا بھی اچھا کھانا
مگر مقدار سے زیادہ نہ کھانا
گر کھا لیا مقدار سے زیادہ
تو پھر پڑے گا جانا دوا خانہ

(۲۲۲)

ہے جس شہر کی محبت سے پر سینہ
ہے نام اس کا شہر مدینہ
ہے دل میں سلام کے یہ ارمان دیرینہ
خدا پہنچادے اسے کسی صورت مدینہ

نوٹ۔پُر یعنی بھرا ہوا

(۲۲۳)

ہوتی ہے ہر مسلمان کی یہ چاہت
خدا لکھ دے اس کے مقدر میں یہ سعادت
کہ پہنچ جائے وہ بعافیت مکہ و مدینہ
اور کرے خانہ کعبہ و روضہ رسول کی زیارت

(۲۲۴)

خدا میری یہ دعا مقبول کردے
سینہ میں بیٹے کے قرآن محفوظ کردے
اور زندگی کو اس کی کرم سے اپنے
علم و عمل سے معمور کردے

نوٹ۔احقر کی اپنے بیٹے کے لئے نیک چاہت کا اظہار ہے۔

(۲۲۵)

کرنا آج سے درس کا آغاز ہے
بعد رمضان ہو رہا پہلا وعظ ہے
ہے یہ دین سے محبت کی علامت
کہ بیٹھے چھوڑ کر آپ سب کام کاج ہے

نوٹ۔رمضان المبارک کے بعد جب دوبارہ مجلس کا آغا ہوا اس موقع پر کہی گئی رباعی ہے۔

(۲۲۶)

نماز عیدین دیتی ایک یہ بھی پیغام ہے
کہ خوشی کے دن بھی کرنا نماز کا اہتمام ہے
ہوا اس عمل سے یہ بھی ثابت سلام
کہ نماز کا اسلام میں بڑا اونچا مقام ہے

(۲۲۷)

دو دن سے پڑ رہا خوب تاپ ہے
جس سے پریشان میں اور آپ ہے
ہوتی ہے ایسی حالت عام طور پر اس وقت
جب بڑھ جاتے زمین پر پاپ ہے

نوٹ۔تاپ یعنی گرمی، پاپ یعنی گناہ

(۲۲۸)

اے مومن پیدا آنکھوں میں حیا کر
ملے کوئی حاجتمند تو اس پہ دیا کر
دیکھے کسی میں کوئی عیب تو اسی سے کہہ
سب کے سامنے نہ تو اسے بیاں کر

نوٹ۔دیا یعنی رحم

(۲۲۹)

دیکھا جس نے سنہرا خواب ہے
نام اس کا بھائی شہاب ہے
جہاں جہاں سے وہ گذر رہے ہیں
ان کی ایک جھلک پانے کو لوگ بیتاب ہے

نوٹ۔انڈیا سے ایک صاحب جن کا نام بھائی شہاب ہے وہ انڈیا سے پیدل حج کے لئے نکلے تھے ان کے تعلق سے لکھی گئی رباعی ہے۔

(۲۳۰)

یہ جو نماز فجر ہے
ادائیگی پر اس کی ملتا خوب اجر ہے
مؤذن کہتا ہے ہم سے اذان میں
نماز نیند سے بہتر ہے

(۲۳۱)

بات یہ سب کو خبر ہے
منزل سب کی قبر ہے
ہم جو طے کر رہے ہیں
زندگی کا بڑا مختصر سفر ہے

(۲۳۲)

بے جا غصہ بلا بری ہے
پھیر دیتا عقل پہ چھری ہے
سلام جو ہے واقعی عقلمند و دانا
رکھتا وہ اس عمل سے دوری ہے

(۲۳۳)

بے جا غصہ دیتا نقصان ہے
اس حال میں غلطی کر بیٹھتا انسان ہے
جو اپنے غصہ پہ قابو پاتا ہے سلام
آقا نے فرمایا درحقیقت وہی پہلوان ہے

(۲۳۴)

بہشتی کا جنت میں خوب آدر ہوگا
بہہ رہا اس میں خوبصورت ساغر ہوگا
اور خوب محظوظ ابن آدم ہوگا
خوشی ہی خوشی ہوگی نہ کبھی ماتم ہوگا

نوٹ۔آدر یعنی آؤ بھگت، استقبال

(۲۳۵)

محبت اپنی پونجی ہے
نہیں اس کے جیسی شئی کوئی دوجی ہے
محبت کو آپس میں بانٹئے سلام
یہ دنیا محبت کی بھوکی ہے

(۲۳۶)

سنتا ہوں یہ بات کثرت سے
عامی شخص اور حضرت سے
ہوتے جا رہے ہیں ہم محروم
ہر چیز کی برکت سے

(۲۳۷)

کرنا ہے گر ترقی تو کام کر
اس کے خاطر قربان عیش و آرام کر
ہے یہی کامیابی کا گر
عمل اس پہ صبح و شام کر

(۲۳۸)

ملے غم تو صبر کر
ہو خوشی حاصل تو شکر کر
نہیں خالی دونوں پہلو اجر سے
اسی اصول پہ زندگی اپنی بسر کر

(۲۳۹)

کچھ درد سہے نہیں جاتے
اور کچھ کہے نہیں جاتے
ساتھ رہتے ہیں سانس کی طرح
۲۴ سیون کہیں نہیں جاتے

(۲۴۰)

کبھی گھر سے دور ہوگئے
تو کبھی تھک کے چور ہوگئے
اے زندگی تیری خاطر
ہم کتنے مجبور ہوگئے

(۲۴۱)

کبھی گھر بدل گیا کبھی در بدل گیا
تھا کل تک جو اپنا وہ بھی آج بدل گیا
دیا تھا بڑی عقیدت سے جسے ووٹ
وہ نیتا ہی آج دَل بدل گیا

نوٹ۔نیتا یعنی politician دَل یعنی پارٹی

(۲۴۲)

صبح ہوتے ہی گھر سے چل دیتا ہے
شام کو بچوں کو لاکر پھل دیتا ہے
وہ باپ ہی ہے جو خاطر بچوں کے
اپنی پوری زندگی قربان کر دیتا ہے

(۲۴۳)

محبت بھی کیا عجب چیز ہے
لیتی ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ ہے
اور سلام کرا دیتی صلح
دو جانی دشمنوں کے بیچ ہے

(۲۴۴)

محبت پتھر دل کو بھی رام کر دیتی ہے
تلوار جو کام نہیں کر سکتی وہ کام کر دیتی ہے
سلام محبت کا پرچار کرتا رہ
یہ اک دن نفرت کو ناکام کر دیتی ہے
نوٹ۔رام یعنی نرم، پرچار یعنی پیغام عام کرنا

(۲۴۵)

نہ ہو گر عمل میں اخلاص
ہے وہ عمل مثل لاش
سلام بارگاہ الٰہی میں
اخلاص ہی ہے ہر عمل کی اساس

نوٹ۔اساس یعنی بنیاد

(۲۴۶)

ہوتی جن میں اکڑ ہے
ہے یہ دلیل کہ وہ بے عقل ہے
ہے یہ صفت خدا کو ناپسند سلام
وہ کرتا پھر اس کی خوب پکڑ ہے

(۲۴۷)

مرنے پر سب مردے کو بھول جاتے ہیں
پڑھنے نہ کبھی قبر پر قل آتے ہیں
کرلے خود ہی اگلے سفر کی تیاری
چل رہی تن میں ابھی سانسیں ہیں

(۲۴۸)

یہ شرف جو ملا کیا کم ہے
ہوئے امت محمدیہ میں پیدا ہم ہے
اس احسان الٰہی پر سلام کی
ہو جاتی آنکھیں پر نم ہے

نوٹ۔نم یعنی گیلی آنسوؤں سے تر

(۲۴۹)

نماز پڑھنے میں لگتی تھوڑی دیر ہے
پھر بھی کتنے مسلم کرتے اس کی کیر ہے
دیکھنا ہو کرکٹ یا فٹبال کا میچ
تو اس کے خاطر بیٹھے رہتے تادیر ہے

نوٹ۔ کیر یعنی دیکھ بھال کرنا، خیال کرنا، تادیر یعنی دیر تک

(۲۵۰)

کرتا جو لوگوں کے ساتھ بھلائی ہے
وہی کرتے اس کے ساتھ برائی ہے
کوئی مانے یا نہ مانے سلام
پر جیون کی یہی کڑوی سچائی ہے

نوٹ، جیون یعنی زندگی

(۲۵۱)

جس لب پہ خدا کی یاد ہوتی ہے
اس کے دل کی دنیا آباد ہوتی ہے
جو رہتا ہے یاد الٰہی سے غافل
دین و دنیا اس کی برباد ہوتی ہے

(۲۵۲)

جو بھی اچھا کام کئے جا
اس سے پہلے خدا کا نام لئے جا
رکھ زبان کو سدا ذکر الٰہی سے تر
اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خدا کا نام لئے جا

(۲۵۳)

حادثات کا رہا عالم میں ایک سلسلہ ہے
کبھی آندھی کبھی سیلاب تو کبھی زلزلہ ہے
چاہتی ہے قدرت کرانا انسانوں کو یہ باور
کہ کائنات پہ قائم اسی کا دبدبہ ہے

(۲۵۴)

خدا کا یہ کتنا احسان و کرم ہے
موجود ہم میں استاذ محترم ہے
رہے ان کا سایہ ہم پر تادیر سلامت
سلام کی دعا یہ ہر گھڑی ہر دم ہے

نوٹ۔استاذ محترم حضرت قاری رشید احمد صاحب اجمیری دامت برکاتہم مراد ہے،نروڈ کے ایک جلسہ میں بندہ بھی حضرت کے ساتھ موجود تھا اس موقعہ پر یہ رباعی تحریر کی تھی۔

(۲۵۵)

دنیا سے جانے کے بعد وہی لوگ یاد آتے ہیں
جو انسان انسانوں کے کام آتے ہیں
ورنہ اس کارخانہ فنا میں سلام
کئی لوگ آتے ہیں کئی لوگ جاتے ہیں

(۲۵۶)

کرنی تھی مغفرت تو بہانے رکھ دیئے
مبارک راتوں میں مغفرت کے پروانے رکھ دیئے
شب قدر شب برأت اور عیدین کی راتیں
سلام اوقات ایک سے ایک سہانے رکھ دیئے

(۲۵۷)

سال بھر رہتے لوگ یہاں شانت ہے
شعبان میں شروع ہوجاتی بحث چاند ہے
ایک رائے پر سب ہو جائے متفق
نظر آ نہیں رہا اس کا کوئی امکان ہے

نوٹ۔شانت یعنی خاموش

(۲۵۸)

وطن سے ہر ایک کو پیار ہوتا ہے
کوئی رکھتا ہے دل میں تو کوئی کرتا اظہار ہوتا ہے
مجبوریاں وطن چھوڑ نے پر مجبور کرتی ہے
ورنہ کون وطن چھوڑنے کو تیار ہوتا ہے

(۲۵۹)

کرنا ہو بیان تو کرنا پڑتا ہے مطالعہ
تب کہیں جا کر کھلتا ہے منہ کا تالا
کرتے ہیں ہم اس کی خاطر کتنی محنت
جانتا ہے بس اس کو اللہ تعالی
نوٹ۔ بندے کی تعلیم کا جو حلقہ لگتا ہے اس تعلق سے یہ رباعی تحریر کی تھی۔

(۲۶۰)

برے وقت میں سہارا جسے ہم دیتے ہیں
وہی لوگ بدلے میں ہمیں غم دیتے ہیں
دیا ہے خدا نے ہمیں ایسا حوصلہ سلام
پھر بھی ہم انہیں دعا ہر دم دیتے ہیں

(۲۶۱)

بری ہوتی جس کی دائت ہے
برستی اس پہ خدا کی لعنت ہے
پھر اسے حق اور سچ سمجھ نہیں آتا
وہ دن رات کرتا پھرتا شیطانیت ہے

نوٹ۔ ''دائت،، کا معنی ہے ''نیت،،

(۲۶۲)

دل پہ اب مشینوں کا قبضہ ہے
اسی کا بول بالا اب ہرجا ہے
کرتے لوگ اس پہ خوب خرچہ ہے
ہوتا اب ہر طرف بس اسی کا چرچہ ہے

نوٹ۔ ہرجا یعنی ہر جگہ

(۲۶۳)

وفا اب کہاں کرتا ہے کوئی
مطلب پرست ہے یہاں ہر کوئی
مطلب نکلتے ہی یہاں سلام
محسن کو بھول جاتا ہے ہر کوئی

(۲۶۴)

ملی ہے زندگی تو جینا پڑتا ہے
ہر غم کو سینے میں سینا پڑتا ہے
زندگی نام ہی ہے آزمائش کا
اس لئے امتحان تو دینا پڑتا ہے

(۲۶۵)

پیو جب بھی پانی اس کا نام لو
ہے وہ بڑا کریم دامن اس کا تھام لو
کرو ہر کام سنت کے موافق
اور حشر میں آقا کے ہاتھوں کوثر کا جام لو

(۲۶۶)

کبھی دھوپ کبھی چھاؤ ہے
جیسا بھی ہے میرا تو گاؤں ہے
کوئی اس کے تعلق سے کچھ کہے سلام
مجھے تو اس سے قلبی لگاؤ ہے

نوٹ۔گاؤں میں کوئی آدمی نامناسب کام کرتا ہے یا کوئی نامناسب عمل ہوتا ہے تو بعض لوگ کہنے لگتے ہیں کہ کہاں گئے وہ شاعر جو گاؤں کی تعریف میں قصیدے پڑھا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ جواب یہ ہے کہ اچھے برے لوگ ہر جگہ اور ہر بستی میں ہوتے ہیں،ان کے عمل سے کوئی گاؤں کی محبت کم نہیں ہوتی اور نہ ہونی چاہئے،اسی طرف اشارہ ہے،آخری مصرعہ میں ایک لفظ ہے قلبی اس کا معنی ہے ''دلی،،

(۲۶۷)

کب کیا ہو جائے کچھ کہا نہیں جاسکتا
دل میں غم اتنے ہیں کہ سہا نہیں جاسکتا
سوچتا ہوں دل کا بوجھ کسی سے کہہ کر ہلکا کرلوں
مگر کیا کروں کسی پہ اعتبار کیا نہیں جاسکتا

(۲۶۸)

محمد کا دامن تھاما ہے جب سے
مزہ زندگی کا پایا ہے تب سے
دیکھی ہے جب سے روضہ کی جھالی
تیز ہو گئی ہے نگاہ تب سے

(۲۶۹)

بات جو حق ہوتی ہے کہہ دیتا ہوں
پھر انجام جو بھی ہو سہہ لیتا ہوں
حق گوئی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے
کہ رات کو چین کی نیند سو لیتا ہوں

(۲۷۰)

قوم کرتی خیر خواہوں سے جو سلوک ہے
دیکھ کر اسے ہوتا دل کو دکھ ہے
یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے سلام
ایک عرصہ سے رہا قوم کا یہی رخ ہے

نوٹ۔ دکھ یعنی تکلیف

(۲۷۱)

قرآن کریم کلام الٰہی ہے
دو عالم کی بھلائی اس میں سمائی ہے
جس نے بھی حسن نیت سے پڑھا
سلام اس نے راہ ہدایت پائی ہے

(۲۷۲)

کوئی یوں ہی تو ہوتا بے وفا نہیں
عذر جب تک کوئی ہوتا نہیں
کیا ہو جس نے ساتھ رہنے کا وعدہ
وہ ساتھ ہم سفر کا ویسے ہی تو کھوتا نہیں

(۲۷۳)

تھی جب ایک دوجے کی کوئی خطا نہیں
پھر کیوں ہوئے ہم جدا پتہ نہیں
تو میرا اعتبار کرے یا نہ کرے تری مرضی
بن تیرے زندگی میں رہا اب کوئی مزہ نہیں

نوٹ۔بعض میاں بیوی دوسروں کی باتوں میں آ کر اپنا گھر تباہ کر دیتے ہیں، کچھ عرصہ بعد جب حقیقت کا احساس ہوتا ہے تو ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

(۲۷۴)

کہتا یہ بات قرآن موقع بموقع ہے
کہ دنیا کی زندگی بس ایک دھوکہ ہے
بچپن بڑھاپا اور درمیان میں جوانی ہے
عالم فانی کی بس اتنی سی کہانی ہے

(۲۷۵)

چھوڑنا اپنوں کو کہاں آسان ہوتا ہے
نہ چاہ کر بھی کرنا یہ کام ہوتا ہے
جس کو اس عمل سے گذرنا پڑا ہے
ان سے پوچھئے کتنا مشکل یہ کام ہوتا ہے

(۲۷۶)

وقت اور لمحے آتے ہیں چلے جاتے ہیں
کبھی خوشی تو کبھی غم دے جاتے ہیں
ہم تو بس ایک مسافر ہے سلام
آتے جاتے دعا دے جاتے ہیں

(۲۷۷)

اے وطن تو سدا سلامت رہے
پیار و محبت کی بن کے علامت رہے
تجھ میں رہنے والے باشندگان میں
آپسی بھائی چارہ تا قیامت رہے

(۲۷۸)

غم تو آخر غم ہوتا ہے
ایک دم سے کہاں کم ہوتا ہے
کچھ عرصہ کے بعد پھر سلام
وقت ہی اس کا مرہم ہوتا ہے

(۲۷۹)

ملے راہ میں مسلمان تو یہ کام کر
گفتگو سے پہلے اسے سلام کر
نہ کر اس کے سلام کا انتظار
سامنے سے تو خود اسے سلام کر

(۲۸۰)

نہیں کوئی اس کے سوا راستہ ہے
موت سے پڑنا سب کو واسطہ ہے
ہر ایک کی روح قبض کرنے پر
خدا کی طرف سے مامور فرشتہ ہے

(۲۸۱)

آتا ہے جب وقت اجل
فرشتہ کہتا ہے ساتھ میرے چل
وقت مقررہ پر کرتا ہے روح قبض
نہیں ہوتا آگے پیچھے ایک پل

(۲۸۲)

ہو چاہے آدمی لاپتہ
مگر ہوتا ہے موت کو اس کا پتہ
آجاتی ہے وہ وقت مقررہ پر
نہیں کرتی ہے ایک سیکنڈ بھی خطا

(۲۸۳)

موبائل کی لگ چکی ایسی لت ہے
ماری گئی لوگوں کی مَت ہے
ہے وقت بڑی قیمتی چیز
بھول گئی اس بات کو امت ہے

نوٹ۔لت یعنی عادت،مَت یعنی عقل

(۲۸۴)

بات جو اچھی ہو دل میں اتار لینا چاہیے
اور زندگی کو اپنی سنوار لینا چاہیے
بات جب چھوٹوں سے بگڑنے لگے سلام
تو بڑوں کو معاملات سنبھال لینا چاہیے

(۲۸۵)

زندگی کے سانس کم ہوتے رہے
ہم موت سے پاس ہوتے رہے
کچھ نیا پانے کی چاہ میں
جو پاس تھا وہ بھی کھوتے رہے

(۲۸۶)

اب زمانے کا انداز ہی کچھ اور ہے
آدمی ہوتا کچھ دکھتا کچھ اور ہے
اس لئے کسی پر بھروسہ کرنے سے قبل
چاہئے کر لینا سو بار غور ہے

(۲۸۷)

نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی
ہیرے اور پتھر کی قیمت برابر نہیں ہو سکتی
دشمن سے احسان کر کے دیکھ رام ہو جائے گا
بات یہ قرآن کی ہے غلط نہیں ہو سکتی

(۲۸۸)

رکھتا ہے وکیل تو فیس کی بھرپائی نہیں ہوتی
کورٹ میں بھی غریب کی سنوائی نہیں ہوتی
کونسا ایسا شعبہ ہے کہ جہاں پر سلام
غریب آدمی کی رسوائی نہیں ہوتی

(۲۸۹)

اب رشتوں میں بھی رہا دم نہیں ہے
اپنے بھی ہوتے دشمن سے کم نہیں ہے
اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے سلام
کہ رہی آنکھوں میں شرم نہیں ہے

(۲۹۰)

باغ میں اب پھول پہلے جیسے کھلتے نہیں
اپنے بھی اپنوں سے دل سے ملتے نہیں
شاید اسی کا یہ اثر ہے سلام
کہ رشتے اب دیر تک ٹکتے نہیں

(۲۹۱)

سنو جو بھی بات اس کی خوب تحقیق کرو
ہمیشہ معلومات اپنی ٹھیک کرو
نہ لگاؤ کسی پر جھوٹا الزام
خدا کے واسطے زبان اپنی سِل کرو
نوٹ۔سِل یعنی بند

(۲۹۲)

کرتے جو عالم وعظ ہے
ہوتا ہر ایک کا اپنا انداز ہے
ہے سلام جتنے بھی حق گو واعظ
ہمیں ان سب پہ خوب ناز ہے

(۲۹۳)

ہو گیا غریب کا عجیب حال ہے
بڑھ رہی مہنگائی سال در سال ہے
تازہ سبزی کی بات چھوڑیئے سلام
ہو رہا خریدنا مشکل چنے کی دال ہے

(۲۹۴)

ہو گیا ملک کا عجب حال ہے
ہر طرف بچھا دیا گیا ہند و مسلم کا جال ہے
اسی کا اب یہ اثر ہے سلام
کہ ہر طرف گرم نظر آتا نفرت کا بازار ہے

(۲۹۵)

انصاف کرنا جن کے ہستک ہے
وہ امیروں کے آگے نست مستک ہے
اب تو ہی بتا مجھے سلام
کہ غریب کو کہاں جاکر دینا دستک ہے

نوٹ۔ہستک یعنی ذمہ دار نست مستک یعنیsurrender
دستک یعنی آواز لگانا،انصاف مانگنا

(۲۹۶)

صبح ہوتے ہی پرندے اڑ جاتے ہیں
ہوتی ہے شام تو گھر کی طرف مڑ جاتے ہیں
پرندے تو سلام اپنا گھونسلہ نہیں بھولتے
پھر بیٹے کیوں ماں باپ کا در بھول جاتے ہیں

(۲۹۷)

موت کو جب آنا ہوتا ہے
چاہئے کوئی بہانہ ہوتا ہے
تن سے روح نکل جانے پر
انـــا لـلـــــه کہہ رہا زمانہ ہوتا ہے

(۲۹۸)

ہم اس بات کے قائل ہے
کہ تبلیغ دین کے مختلف وسائل ہے
یہ کوئی سنی سنائی بات نہیں
کتاب وسنت میں موجود اس کے دلائل ہے

(۲۹۹)

آئی خوشی کی گھڑی ہے
ووٹر ورکس بن کے تیار کھڑی ہے
دور سے وہ آتی نظر
بڑی خوبصورت اور حسیں ہے

نوٹ۔احقر کے گاؤں لاجپور میں نئی راحت ووٹر ورکس بنی ہے اس طرف اشارہ ہے۔

(۳۰۰)

کوئی بات دل میں گھر کر جاتی ہے
تو کوئی دل پہ اثر کر جاتی ہے
اس لئے سدا سوچ سمجھ کر بولئے
بات دو میں سے کوئی اک تو کام کر جاتی ہے

(۳۰۱)

بڑی مبارک کاندھلہ کی سر زمین ہے
ہوئے پیدا جہاں بڑے بڑے علماء دین ہے
زکریا یحی عیسی و الیاس
کل من الصالحین ھے

(۳۰۲)

ہوتا ہے جب رہنا ایک ساتھ
ہو ہی جاتی ہے آپس میں کوئی نہ کوئی بات
پہنچے گر کسی ایک سے دوسرے کو تکلیف
تو کر دیا کرے ایک دوجے کو دل سے معاف

(۳۰۳)

محفل بھی یہی ہوگی مجمع بھی یہی ہوگا
بس بندۂ ناچیز درمیان آپ کے نہیں ہوگا
آپ سے جدا ہو کر بھی مگر
دل تو میرا اٹکا یہیں ہوگا

نوٹ۔ بندہ جب چھٹی پر ہوتا ہے اور تعلیمی حلقہ نہیں لگتا اس طرف اشارہ ہے۔

(۳۰۴)

جو رہتا ہے خدا کی تقسیم پر راضی
نہیں کرتا ہے وہ کسی سے دغا بازی
جو نہیں ہوتا خدا کی تقسیم پر راضی
اسے ہی آتی ہے طرح طرح کی چالبازی

نوٹ۔ دغا بازی یعنی دھوکا

(۳۰۵)

غصہ چھوڑ محبت کر کے دیکھ
اس نسخے پہ بھی عمل کر کے دیکھ
ہو جائے گا تو بھی اس کا قائل
کہ اس عمل کے ہے فائدے انیک

نوٹ۔انیک یعنی کئی سارے

(۳۰۶)

کسان کرتا محنت دن رات ہے
کسانی کرنا کوئی آسان بات ہے
کسان کی نہیں ہوتی کوئی ذات پات
کسانی اس کا پیشہ کسان اس کی ذات ہے

(۳۰۷)

ایک صدی سے جو خدمت دین کر رہا ہے
اشاعت علم کی کوشش رات دن کر رہا ہے
اس دور پر فتن میں دین کی خدمت
بڑے سلیقے سے بالیقین کر رہا ہے

نوٹ۔مراد دارالعلوم دیوبند ہے

(۳۰۸)

تھا کس کا قصور جاتے ہیں بھول
ہے وعدہ نہ ہوگی دو بارہ ایسی بھول
بناتے ہیں زندگی جینے کہ کچھ ایسے اصول
جو ہو دونوں کو صدق دل سے قبول

نوٹ۔میاں بیوی کا رشتہ مراد ہے

(۳۰۹)

ایک عرصہ سے موجود آپ کے در پر ہے
اور صبح و شام مسلط آپ کے سر پر ہے
جیسے بھی ہے دوستوں ہم مگر
آپ کے خیر خواہ اور آپ کے رہبر ہے

(۳۱۰)

خدائے پاک کا جو در ہے
اسی پہ جھکاتے ہم اپنا سر ہے
نہیں جھکاتے کسی اور آشیانے پر اپنا سر
جن کے قلب میں موجود خدا کا ڈر ہے

(۳۱۱)

ہے سفر میں دعائے نبوی ہمارا سرمایہ
دوبارہ پھر ملیں گے گر خدا لایا
ہے کل سفر پھر بھی دیکھ طلب آپ کی
سلام درمیان آپ کے کھینچا کھینچا چلا آیا

نوٹ۔ میرا انڈیا کا سفر تھا اس موقع پر یہ رباعی تحریر کی تھی۔

(۳۱۲)

علم ایک ایسی شکتی ہے
جس سے کرتی قوم ترقی ہے
جو قوم رہتی ہے علم سے غافل
وہ پھر در بدر بھٹکتی ہے

نوٹ۔ شکتی یعنی طاقت

(۳۱۳)

کرنے سے پہلے کوئی کام سوچا کر
نہ کبھی کوئی کام بے موقع کر
اسلام میں اس کی اجازت ہے بھی یا نہیں
کرنے سے پہلے یہ چیز ضرور دیکھا کر

(۳۱۴)

کر اپنی تہذیب پر فخر سدا
ہے معتدل اس کی ہر ادا
نہ کر غیروں کی نقالی
ہوگی حاصل خدا کی رضا

(۳۱۵)

خدا ہی ہے جو سب کو پالتا ہے
نیکی کا داعیہ بھی دل میں وہی ڈالتا ہے
کون کس نیت سے عمل کر رہا ہے
اس کو بھی وہ بخوبی جانتا ہے

(۳۱۶)

کل تک جو میرے ساتھ تھا
شب و روز رہتا میرے پاس تھا
آج پتہ چلا سلام کہ
میری بربادی میں تو اسی کا ہاتھ تھا

(۳۱۷)

چاہتا مجھے کل بھی زمانہ تھا
چاہتا مجھے آج بھی زمانہ ہے
دولت کمانا کوئی بڑی بات نہیں
اصل دولت عزت کمانا ہے

(۳۱۸)

درد دل سے لکھی یہ تحریر ہے
خدائی مدد رہی میرے دستگیر ہے
آئے گی باتیں قارئین کو پسند
کہہ رہا یہ میرا ضمیر ہے

(۳۱۹)

نہ لگا دل دنیا سے
جانا ہے ایک دن یہاں سے
تھے کل تلک جو گھر میں مکیں
چلے گئے سب مکاں سے

(۳۲۰)

نہ رکھ ماں باپ کو دبا کر
حقوق ان کے سب ادا کر
نہ کرنا آخرت اپنی خراب
ماں باپ کو اپنے ستا کر

(۳۲۱)

قبل اس کے کہ موت کا پیام آئے
کچھ ایسا کر چلے کہ قوم کے کام آئے
دیکھے جب بھی وہ ہماری کاوش کو
لب پہ ان کے ہمارے لئے دعا آئے

(۳۲۲)

ہے دعا خدا سے خصوصی کرم کرے
دے زباں پر وہ بات جو دل پر اثر کرے
ہے دین کی ساری ہی باتیں قابل قدر
ہم جو باتیں بھی سنے اس کی قدر کرے

(۳۲۳)

ہوتے ہیں مسجد کے کچھ ایسے بھی ذمہ دار
نہیں ہوتے ہیں جو اس منصب کے حقدار
دیکھ کر بس یہی کہا جا سکتا ہے سلام
کہ ہے یہ سب قرب قیامت کے آثار

(۳۲۴)

سفر چاہے کیسا بھی ہو سفر ہوتا ہے
کتنا بھی آرام دہ ہو پر خطر ہوتا ہے
ہر پل بڑھاتی رہتی ہے جدائی
آدمی سے دور ہو رہا اس کا نگر ہوتا ہے

(۳۲۵)

کہتے تھے رمضان آرہا ہے
اب کہہ رہے ہیں جارہا ہے
جس نے نہ کی اب تک قدر
سلام اب وہ پچھتا رہا ہے

(۳۲۶)

ہے وقت آخر وقت سہانا
اسے ہرگز نہ غفلت میں گنوانا
کر لینا ہو سکے جتنی بھی عبادت
ہے گر تو باہوش عقلمند و دانا

نوٹ۔رمضان المبارک کا اخیری عشرہ مراد ہے۔

(۳۲۷)

ہر سپنا سچا نہیں ہوتا
یہاں ہر کوئی اپنا نہیں ہوتا
کہنا راز کی بات سوچ سمجھ کر
یہاں ہر دوست رازداں نہیں ہوتا

(۳۲۸)

کرتے ہیں دعا خدا سے اولوا الباب
رکھنا بند ہم پر جہنم کے ابواب
ہوتی ہے ساتھ ان کی یہ بھی دعا
کہ آقا کے دست مبارک سے ملے کوثر کا آب

(۳۲۹)

علم کا کوئی کنارا نہیں ہے
جہالت شیوہ ہمارا نہیں ہے
نہ رہو بے علم کرو علم حاصل
جہالت عیب ہے جاہل کوئی بیچارا نہیں ہے

(۳۳۰)

طبیعت آج کچھ ڈھیلی ہے
آنکھیں بھی ہو گئی پیلی ہے
دوائی پینے کا مشورہ نہ دینا
وہ اول ریڈی میں نے پی لی ہے

نوٹ۔احقر بیمار تھا اسی حال میں تعلیم کے حلقہ میں جا پہنچا اس دن درس سے پہلے یہ رباعی کہی تھی۔

(۳۳۱)

دیکھتے ہی ان کو شعر کی آمد ہوگئی
چہرے سے رخصت ندامت ہوگئی
قلم کا چہرہ بھی کِھل اٹھا
یکدم پوری نظم قلمبند ہوگئی

(۳۳۲)

ہے اس کی چاہت کہ فرشتہ بن جائے
اس سے کہنا کہ پہلے انسان بن جائے
ہے اس سے خلقت بہت پریشان
مجھے تو یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ شیطان نہ بن جائے

(۳۳۳)

زندگی اس طرح بسر کر
دل میں لوگوں کے گھر کر
کرے جو تیرے ساتھ برائی
تو اسے در گذر کر

(۳۳۴)

کر دیا آپ نے تیار نعت کا گلدستہ
زباں پر آئی میرے یہ دعا برجستہ
خدا آپ کو دارین کی بھلائیاں عطا کرے
نہ ہو کبھی آپ مغموم اور دل برداشتہ

نوٹ۔ یہ دعائیہ رباعی احقر کے رفیق مکرم حافظ ذکی عالی پوری فی الحال مقیم باٹلی کے تعلق سے تحریر کی تھی۔

(۳۳۵)

شریعت میں یہ بات بالکل صاف ہے
نماز کسی حال میں بھی نہیں معاف ہے
نہ چھوڑنا جان بوجھ کر کبھی نماز کو
قیامت میں اول ہونا اسی کا حساب ہے

(۳۳۶)

شاعری ایک ایسا فن ہے
اس کے پڑھنے میں لگتا خوب من ہے
سن شاعری آیا تیرے چہرے پہ بل
لگتا ہے تیری شاعر یا پھر شاعری سے ان بن ہے
نوٹ۔من یعنی دل،ان بن یعنی جھگڑا اختلاف

(۳۳۷)

لے لی ظلماً کسی کی ایک انچ بھی زمیں ہوگی
یا پھر ناپ تول میں کسی نے کی کمی ہوگی
ہوگی روز محشر جب پوچھ تاچھ
سامنے خدا کے بڑی شرمندگی ہوگی

نوٹ۔ پوچھ تاچھ یعنی سوال جواب

(۳۳۸)

ہے بڑا پیارا وہ گھر
لوگ رہتے ہو مل کے شیر و شکر
ہے خاندان خدا کی عظیم نعمت
کرو اس کی دل سے قدر

(۳۳۹)

کہتے جسے شب برأت ہے
بڑی مبارک وہ رات ہے
خدا ان کی جھولی بھر دیتا ہے سلام
جو ہاتھ اٹھا کے مانگتا اس رات ہے

(۳۴۰)

ہو رہا یو کے میں شور ہلال ہے
کئی چہرے ہو رہے غصہ سے لال ہے
ویسے یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے
پچھلے کئی سالوں سے کئی ایک کا یہی حال ہے
نوٹ۔ ہلال یعنی چاند، لال یعنی سرخ، ریڈ

(۳۴۱)

سننے بیٹھے آپ لوگ وعظ ہے
اور بیٹھی ہوئی میری آواز ہے
کچھ نہ کچھ تو بولنا ہی ہوگا
رکھنا آپ کے جذبات کی بھی تو کچھ لاج ہے

نوٹ۔ تعلیم کا حلقہ لگا ہوا تھا اور احقر کی آواز بیٹھی ہوئی تھی، اس موقعہ پر کہی گئی رباعی۔

(۳۴۲)

ہوتی ہے جب سرکاریں ناکام
رہ جاتا ہے اس کا بس یہی کام
ہند و مسلم مندر مسجد
کرتے رہتے ہیں صبح و شام

(۳۴۳)

ہوں ہر کمال سے عاری
ہر اعتبار سے ہوں اناڑی
ہو یا رب جب مجھ پہ سکرات طاری
زباں پر میرے کر دینا تو ذکر اپنا جاری

(۳۴۴)

ہم سفر جب ہم مزاج ہوتا ہے
کرتا وہ دل پر راج ہوتا ہے
ایسے جوڑے پہ پھر سلام
بزرگوں کو بھی خوب ناز ہوتا ہے

(۳۴۵)

مکان میرا پرکھوں کی نشانی ہے
جڑی اس سے یادیں کئی سہانی ہے
کیسے سناؤں میں تمہیں اس کی داستاں
بڑی طویل اس کی کہانی ہے

نوٹ۔لاچپور میں میرا جو پرانا مکان ہے جو میرے پرکھوں کی نشانی ہے اس تعلق سے یہ رباعی لکھی تھی۔

(۳۴۶)

یہ جو دِکھ رہا ہے میرا گھر ہے
گذرے اس میں میرے شام و سحر ہے
جو اس کے بیچنے کا مشورہ دیتا ہے
وہ آدمی لگتا مجھے زہر ہے

(۳۴۷)

جب کوئی نہیں تھا خدا تھا کوئی نہیں ہوگا خدا ہوگا
یہ عالم اسی کے حکم سے ایک روز فنا ہوگا
ہوگا وہی جنت کا حقدار سلام
جو عالم دنیا میں اس کے احکام پر چلا ہوگا

(۳۴۸)

لائے حضور جہاں میں تشریف پیر کے دن
ہوا غمگین اس دن شیطان لعین
کیا خدا نے اعلان ہے یہ خاتم النبین
ہے یہ افضل الانبیاء و سید المرسلین

(۳۴۹)

کرتا جو آقا کا ذکر خیر ہے
رہتا نام اس کا باقی تادیر ہے
جب کرے گا وہ سفر آخرت اختیار
وہاں اس کے لئے پھر خیر ہی خیر ہے

(۳۵۰)

بڑی نعمت نعمت ماں باپ ہے
وہ تھے تو ہم اور آپ ہیں
نہ دینا کبھی ان کو رنج و غم سلام
نگاہ شریعت میں یہ بڑا پاپ ہے

(۳۵۱)

دین میں بیشک آسانی تو ہے پر من مانی نہیں
تو نے اب تک یہ حقیقت ہی جانی نہیں
تو آسانی کا جو مفہوم سمجھ بیٹھا ہے
وہ صرف اور صرف نادانی ہے دانائی نہیں

(۳۵۲)

ماں سے رہتی زندگی میں باغ و بہار ہے
ماں ہے تو زندگی کے رنگ ہزار ہے
بچے ماں سے بیزار ہو سکتے ہیں سلام
ماں نہیں ہوتی کبھی بچے سے بیزار ہے

(۳۵۳)

جب بھی مسجد میں آیا کرو
سر ادب سے خدا کے سامنے جھکایا کرو
نہیں ہے جن کاموں کی مقدس جگہ پر اجازت
ویسے کام نہ کبھی بھی کیا کرو

(۳۵۴)

بے حیائی کا بازار گرم ہے
کم ہوتی جا رہی حیا و شرم ہے
وہ لوگ سب کام کر گذرتے ہیں سلام
جو ہو چکے ہوتے بالکل بے شرم ہے

(۳۵۵)

مسلمانوں میں چل نکلا عجب رواج ہے
نئے نام رکھنے کا چل نکلا غضب رواج ہے
پتہ نہیں کیسا دور آیا ہے سلام
نہیں رہا پرکھوں کی روایت کا بھی کچھ لحاظ ہے

(۳۵۶)

کرنا والدین کی خدمت خوشی سے
رکھتے ہیں وہ یہ امید تجھی سے
کی ہے بچپن میں انہوں نے سلام
ہماری خدمت بڑی خوشی سے

(۳۵۷)

ہے بڑی نعمت فادھر مدھر
نہ رکھ ان کی خدمت میں کوئی کسر
ہے وہ لوگ خوش نصیب کس قدر
کرتے ہیں جو ماں باپ کی قدر

(۳۵۸)

الیکشن اب بس ایک تماشہ ہے
نیتا قوم کو آپس میں لڑاتا ہے
اور خود آرام سے بیٹھے بیٹھے
پانچ سال تک پھر پیسہ کماتا ہے

(۳۵۹)

نہ لگا دل دنیا سے
جانا ہے ایک روز یہاں سے
ہے آخرت کی کرنسی نیک اعمال
لے جانا ہوگا اسے یہاں سے

(۳۶۰)

چلے رشتے ٹھیک کر لیتے ہیں
اس کے خاطر ایک مِٹ کر لیتے ہیں
رشتے کی خرابی کا ہوگا بچوں کو نقصان
بنا دیری کئے معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں

نوٹ ۔مِٹ یعنی بیٹھک meeting

(۳۶۱)

دولت آتی ہے تو خوب اتراتے ہیں
پھر غریبوں سے ملنے سے بھی کتراتے ہیں
مال ہے ہی ایسی چیز سلام
آنے پر لوگ اپنی اوقات بتلاتے ہیں

(۳۶۲)

انسان کے جب حالات بدل جاتے ہیں
تو پھر اس کے خیالات بھی بدل جاتے ہیں
اور تبدیلی یہاں تک آجاتی ہے بسا اوقات
کہ دوست و احباب بھی بدل جاتے ہیں

(۳۶۳)

سیکھنا علم کیوں تجھ پہ بار ہے
علم سیکھنے میں کرنا نہیں چاہئے عار ہے
طلب العلم فریضة علی کل مسلم
اے مومن یہ قول سرکار ہے

(۳۶۴)

دنیا نے ہر ایک کو اپنی طرف جھکا رکھا ہے
اور غفلت کی نیند سلا رکھا ہے
مگر ہے جو اللہ والے سلام
انہوں نے قرآن کو کھلا رکھا ہے

(۳۶۵)

سدا کام میں فوکس رکھ
ہر کام اپنا چوکس رکھ
رکھ ہر ایک پہ اعتماد و بھروسہ
نہ کر بلا وجہ کسی پہ شک

(۳۶۶)

جو دین کے کام میں لگے ہیں
بڑے درجے ان کے لئے خدا نے رکھے ہیں
ممکن ہے دنیا میں وہ حالات سے گذرے
آخرت میں تو سلام ان کے مزے ہی مزے ہیں

(۳۶۷)

دے خدا توفیق تو یہ کام کر
پیغام قرآن کو ہر جگہ عام کر
اور کوشش اس کے لئے
سلام ہر صبح و شام کر

(۳۶۸)

ہے جو سنت کا راستہ
خدا تک پہنچنے کا ہے واسطہ
نہیں پہنچ سکتا وہ خدا تک سلام
چلے گا جو خلاف سنت خدا نخواستہ

(۳۶۹)

آئی دولت تو مغرور ہو گیا
اپنوں سے بھی بہت دور ہو گیا
لوگ کہہ رہے ہیں کہ بڑا کم ظرف ہے
کتنی جلد دولت کے نشہ میں چُر ہو گیا

(۳۷۰)

آدمی کی نہیں پیسوں کی عزت ہوتی ہے
اسی لئے غریب سے سب کو دقت ہوتی ہے
کوئی غریب جب مالدار بن جاتا ہے
تو پھر ہونے لگتی اس کی بھی عزت ہوتی ہے

(۳۷۱)

کچھ لوگ کہتے خود کو اینکر ہے
دیتے رہتے ہر روز ہند و مسلم پہ لکچر ہے
سچ تو یہ ہے کہ ایسے لوگ سلام
ملک و قوم کے لئے بڑے ڈینجر ہے

(۳۷۲)

ہو گئے روڈ سب بند ہے
دیکھ کے یہ منظر آنکھیں دنگ ہے
غلطی سے بھی چلے گئے اس طرف
تو ہو جاتا سلام بھاری دنڈ ہے

نوٹ۔میرے گھر سے مسجد جانے کے چار راستے تھے ان میں سے تین راستے بند کر دیئے گئے،اس جانب اشارہ ہے،دنڈ یعنی جرمانہ۔

(۳۷۳)

سکھ میں یہاں سب ساتھ ہوتے ہیں
دکھ میں ہم تنہا اپنے آپ ہوتے ہیں
ایک ماں باپ ہی ہے جو ایسے وقت میں بھی
سلام کھڑے بچوں کے ساتھ ہوتے ہیں

(۳۷۴)

اس کی باتوں پہ ہی اب لوگ دھرتے کان ہے
ہوتی جس کے پاس اچھی گاڑی اچھا مکان ہے
چاہے اس میں اہلیت ہو یا نہ ہو سلام
سماج میں مل رہا اسی کو اونچا استھان ہے

نوٹ۔استھان یعنی مقام

(۳۷۵)

کرتا ہے جو قوم کی امامت
قوم کرتی ہے اس کو لعنت ملامت
یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے سلام
ہمیشہ سے یہی رہی ہے قوم کی عادت

(۳۷۶)

لوگ اس طرح بھی ستاتے ہیں
کرکے احسان پھر جتاتے ہیں
کوئی پوچھے نہ پوچھے سب کو
سلام جا جاکر وہ بتاتے ہیں

(۳۷۷)

کر کے کسی پہ احسان جو جتا دیا
یا شہرت کی خاطر سب کو بتا دیا
مطلب اس کا یہ ہوا سلام
کہ سب کئے کرائے پر پانی پھرا دیا

(۳۷۸)

کرے جو بھی نیکی ہو خدا کے لئے
ہو ہر کام اس کی رضا کے لئے
نہ ہو شہرت یا دکھاوا مقصود
رکھ یہ بات یاد سدا کے لئے

(۳۷۹)

کرتا ہے شریک حیات پہ وہم کوئی لاج نہیں
یاد رکھ میری یہ بات وہم کا کوئی علاج نہیں
رہ گیا ہے دن بھر تیرا یہی ایک کام
کیا اس کے سوا تجھے کوئی اور کام نہیں

(۳۸۰)

زباں پہ اپنی تجھے کوئی قابو نہیں
کوئی قانون اس پہ کیا تونے لاگو نہیں
رکھ اپنی زباں پہ کنٹرول اے مومن
میٹھے بول سے بڑھ کر کوئی جادو نہیں

(۳۸۱)

گاؤں میرا لاچپور ہے جو لاج سے پُر ہے
دل آج بھی محبت میں اس کی چُر ہے
گرچہ ایک عرصہ سے سلام رہ رہا
گاؤں سے اپنے دور بہت دور ہے

(۳۸۲)

اٹھنا ہے صبح جلدی مومن یہ کام کر
رات کو بستر میں جاکر جلدی آرام کر
اٹھ کر پڑھ پہلے فجر کی نماز
بعد اس کے اپنا ہر کام کر

(۳۸۳)

میاں بیوی کا عجب رشتہ ہے
دل ایک دوسرے کی جانب کھینچتا ہے
ہو ایک دوجے پر گر کامل بھروسہ
سلام تبھی جاکر یہ رشتہ ٹکتا ہے

(۳۸۴)

دنیا میں آتا ہر چیز میں بدلاؤ ہے
کھانے میں بھی پکتے کبھی چاول تو کبھی پلاؤ ہے
موسم میں بھی آچکا اب بدلاؤ ہے
سردی سے کرنا ہوگا اب اپنا بچاؤ ہے

(۳۸۵)

مانگے کوئی معافی تو اسے معاف کردو
سینہ بغض و عداوت سے صاف کردو
نہ لگاؤ اس عمل کے کرنے میں دیری
یہ کام اگر کل کرتے ہو تو آج کردو

(۳۸۶)

دینا ہو کسی کو عہدہ تو اس میں کمال دیکھو
نہ مال و دولت نہ حسن و جمال دیکھو
گر کروگے اس کے الٹ اور بر عکس
تو پھر بہت جلد اس کا زوال دیکھو

(۳۸۷)

سدا ملتے ہیں ہم تو سب سے دل کھول کر
مگران میں سے کئی ایک چلے جاتے ہیں دل توڑ کر
آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی سلام
کیا ملتا ہے لوگوں کو تعلق توڑ کر

(۳۸۸)

لکھی ہے یہ ساری رباعی میں نے خود
ملے موقع تو اے قاری پڑھنا تو خود
ہے قائین سے دعا کی بھی درخواست
ہوتی ہے اسی پر بندے کی تحریر ختم شد

گزارش

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بدیں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
تو نیز از بدی بینی اندر سخن
بخلق جہاں آفریں کار کن

ترجمہ۔ میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن برے لوگوں کو نیکوں کے واسطے سے خدا بخشے گا، تو بھی میرے کلام میں اگر برائی دیکھے تو جہاں پیدا کرنیوالے کی عادت کے موافق عمل کر۔

چو بینی پسند آیدت از ہزار
بہ مردی کہ دست از تعنت بدار

جب ہزار شعر میں تجھ کو ایک پسند آجائے تو تجھ کو مروت کی قسم ہے کہ عیب جوئی سے دست بردار ہو۔

مئولف کی دیگر تالیفات

(۱)منتخب تقاریر۔جلد اول (مطبوعہ)

(۲)مجالس خطیب الامت۔اول ودوم (مطبوعہ)

(۳)لطائف سورۂ یوسف۔اول ودوم (مطبوعہ)

(۴)ملفوظات خطیب الامت۔جلد اول (مطبوعہ)

(۵)ارشادات خطیب الامت۔جلد اول (مطبوعہ)

(۶)بچوں کے لئے احکام ومسائل (مطبوعہ)

(۷)مختصر تذکرہ وتعارف،حضرت مولانا یعقوب اشرف صاحب راندیریؒ (مطبوعہ)

(۸)گلدستہ سعید یعنی حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوریؒ کا کچھ ذکر خیر (مطبوعہ)

(۹)حمد ونعت کا گلدستہ (مطبوعہ)

(۱۰)میرے والد مرحوم کا کچھ ذکر خیر (غیر مطبوعہ)

(۱۱)شخصیات (منظوم) (غیر مطبوعہ)

(۱۲)میرے محسنین یعنی میرے ان اساتذۂ کرام کا ذکر خیر
جواب اس دنیا میں نہیں ہے (مطبوعہ)

(۱۳)مدرسہ اسلامیہ لاجپور کے دس اساتذہ کا ذکر خیر (مطبوعہ)